No.5588

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

مصباح

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت فی پرچہ

۸ آنے

سالانہ چندہ

۶ روپے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا، جسم یا کپڑوں کو بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روک دے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔!

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب	خس	حنا	
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
نام عطر:۔	گل شبو	کرنا	نرگس شہلا	نجدی	
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
نام عطر:۔	شاہِ شیراز	عطر باغ و بہار	حنا عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جونو، ایوپون، شامی، ٹیوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے فی شیشی مل سکتے ہیں۔

خس اور باغ و بہار خاص موسم گرما کے عطر ہیں +

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ ضلع جھنگ

لجنہ اماء اللہ توجہ کریں-!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنۂ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام مستورات کا رسالہ مصباح مرکز سلسلہ سے عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اِس معاملہ میں بعض بہنوں نے قابلِ رشک تعاون کا ثبوت دیا ہے لیکن اکثر لجنات نے اسطرف توجہ نہیں دی۔ نہ خود خریدار بنی ہیں اور نہ دوسروں کو خریدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ بعض بہنوں کی طرف بقایا ہے اور بعض خریدار وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اس طرح رسالہ کی خریداری میں روز بروز کمی ہوتی جا رہی ہے اور رسالہ کو مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ مَیں اس چھٹی کے ذریعہ تمام احمدی بہنوں خصوصاً لجنات کی عہدہ داروں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ رسالہ کی خریدار بنیں، دوسری بہنوں کو خریدار بنائیں، اپنے بقائے جلد صاف کریں۔ اگر کسی خریدار کی طرف وی پی کیا جائے تو وی پی وصول کر لیں۔ اپنی خوشی کے مواقع پر رسالہ کے اعانت فنڈ کو یاد رکھیں۔ یہ یاد رہے کہ احمدی مستورات اور بچوں کی دینی، مذہبی، علمی ترقی کیلئے اِس رسالہ کا ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے۔ مادیت کے اِس بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ کے لئے رسالہ مصباح بہترین ہتھیار ہے۔ مَیں اُمید کرتی ہوں کہ تمام احمدی بہنیں اس طرف فوری توجہ فرمائینگی۔ نیز مصباح کے نئے عنوان "معصومیت" کے متعلق بھی بہنیں دلچسپی کا ثبوت دیں۔!

مریم صدیقہ

جنرل سکریٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مصباح

جلد ۲۴ —— نمبر ۶

احمدی مستورات کا علمی مذہبی و ادبی رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بابت ماہ

تبوک ۱۳۳۱ ہش • ستمبر ۱۹۵۲ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

آہ حضرت قائدِ اعظم، مدیرہ، ۳
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ۵
درس قرآن مجید، حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، ۶
یادِ ایام، سیدہ طیبت جعفری، ۹
دیکھ رہی ہوں (نظم) " ، ۱۴
سن ہجری شمسی (نظم)، ڈاکٹر محمد بدر الحسن کلیم، ۱۵
قادیان میں آخری دنوں کی یاد (نظم) محمد حسین گلزار، ۱۶
ایک محفل میں احمدیت کا ذکر، امۃ اللطیف ثریا، ۱۷
قرآن کریم کے ارشادات، ذکیہ سیٹھی، ۲۲
سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امین اللہ خان سالک جامعہ احمدیہ احمد نگر، ۲۴
اشعار و کافیاں سننے سے وجد اور سرور آنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ، سراج بی صاحبہ، ۲۶
معصومیت، ادارہ، ۲۷
رپورٹ لجنہ اماء اللہ ماریشس، نصیرہ نزہت صاحبہ، ۳۱
مدیرہ کی ڈاک } ۳۴
بزم مصباح }
کشیدہ کاری، ایم صادقہ میر، ۳۶

سالانہ چندہ: چھ روپے — قیمت فی پرچہ: آٹھ آنے

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ حضرت قائدِ اعظم!

مدیرہ

حضرت قائدِ اعظم کو ہم سے جدا ہوئے چار سال ہو چکے ہیں۔ آپ کی وفات کا اس قدر عظیم صدمہ ہے جس کی وجہ سے روح میں ایک اضطرابی کیفیت رہتی ہے لیکن موجودہ حالات کی وجہ سے یہ اضطرابی کیفیت اور قائدِ اعظم کی یاد اور زیادہ ترقی کر گئی ہے کیونکہ اگر اسوقت آپ حیات ہوتے تو ملاحظہ فرماتے کہ جس درخت کی تخم ریزی آپ نے محنتِ شاقہ کے بعد کی اور جسکی آبیاری لاکھوں مسلمانوں نے اپنے خون اور عزت و آبرو سے کی اور جس کے بچپن نے ہی تمام لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا تھا آج دوست نادانی اور دیاؤ کی وجہ سے اور دشمن شرارت اور فساد کی غرض سے اس کے استیصال کے درپے ہے۔ وہی عطاء اللہ شاہ بخاری جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ "کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے"۔ اور پھر بھاگ کر یا از راہِ شرارت اپنے فاسدانہ عزائم کو منافقانہ رنگ میں مسلمانوں میں پھیلانے کیلئے پاکستان آگیا تھا۔ اور جس نے اپنے تقدس کا اعتبار جمانے کیلئے قائدِ اعظم کے بُوٹ پر اپنی داڑھی رگڑی لیکن قائدِ اعظم نے پھر بھی ایسا اعتبار نہ کیا۔ آج وہی بخاری پاکستان کی ہمدردی میں مگرمچھ کے آنسو بہا کر جھوٹی ہمدردی کا دعوی کر کے اسکے استیصال کے درپے ہے۔ قائدِ اعظم کی روح اس منافق اور کانگرسی نمک حلال سپوت کی سرگرمیوں کو دیکھ کر تڑپ رہی ہے اور کہتی ہے کیا میرے نائبین میں اتنی بھی قوتِ فیصلہ نہیں کہ وہ اسکی حرکات کا جائزہ لے سکیں؟ کیا انکے بازوؤں میں اتنی بھی سکت نہیں کہ وہ اسکے فاسدانہ عزائم کو یک جنبش روک سکیں، کیا ان کے سامنے میرا لائحہ عمل موجود نہیں، کیا ان کو معلوم نہیں کہ میں نے عطاء اللہ شاہ بخاری اور ہمچو قسم مُلّاؤں کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ شائد میرے نائب اِن مُلّاؤں کی فتوی بازی سے مرعوب ہیں یا ان کو اکثریت کے نمائندے سمجھ کر ان پر گرفت کرنے میں انہیں اپنی ریاست کے ضیاع کا خوف ہے؟ کیا ان کو معلوم نہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ جس فرقہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں وہ پاکستان کی بُنیادوں کو جڑوں سے ہلا دیگی۔ اور کیا وہ بھول گئے ہیں کہ آج بھی وہی مُلا بدایونی احمدیوں کے خلاف فتوی بازی میں پیش پیش ہے جس نے لاہور کے ایک اجلاس میں میرے سامنے یہ پیش کیا تھا کہ احمدیوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن میری ایک غضبناک نظر سے ہی اسکے یہ سارے منصوبے خاک میں مل گئے تھے۔

اگر آج قائدِ اعظم زندہ ہوتے تو ملاحظہ فرما لیتے کہ جس طریق پر انہوں نے لوگوں کو چلایا تھا آج وہ بالکل اسکے اُلٹ چل رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ لیکن آج یہ کہا جا رہا ہے کہ جس کے اسلام کا مُلا بدایونی یا عطاء اللہ شاہ بخاری فتوی دیں وہی مسلمان ہے خواہ وہ اپنے آپ کو ہزار دفعہ مسلمان یا آنحضور صلعم کا جاں نثار کہے۔

قائدِ اعظم نے فرمایا تھا کہ تنظیم، اتحاد اور یقین محکم میں ہی پاکستان کی ترقی کا راز ہے لیکن آج تفرقہ اندازی میں ہی پاکستان کی ترقی کا راز مضمر سمجھا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ پہلے احمدیوں کو کافر قرار دو۔ ان کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ پھر شیعوں کا بھی کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں کیونکہ مُلا بدایونی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عطاء اللہ شاہ وغیرہ کے نزدیک وہ بھی کافر ہیں اسلئے ان کو بھی جماعت سے باہر نکالو پھر ہمیں تو وہابیوں کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ وہ بھی کافر ہیں۔ غرضیکہ آہستہ آہستہ پاکستان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے دشمن کے خطرناک عزائم کے لئے راہ ہموار کی جارہی ہے۔

قائدِ اعظم کی رُوح پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مسلم لیگ کے ازلی ابدی دشمنوں احراریوں، مودودیوں اور بدایونیوں نے مسلم لیگ کو عوام کی نظروں سے گرانے کے لئے اور میدانِ سیاست میں خود تفوق حاصل کرنے کے لئے ختم نبوت کے مسئلہ کو آڑ بنایا ہے تا کہ اگر مسلم لیگ ہماری اور عوام کالانعام کی خواہشات کے مطابق فیصلہ نہ دے تو عوام اس سے بدظن ہو جائیں اور آئندہ انتخابات میں ہمارا پلّہ بھاری ہو جائے اور ہم اطمینان سے ہندوستان کو اتحاد کی دعوت دے سکیں۔

اگر آج قائدِ اعظم ہوتے تو ملاحظہ فرماتے کہ پاکستان کی اقتصادی حالت دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے شرپسند عناصر اور سمگلر زدلیر ہوتے جارہے ہیں حالانکہ وہ حضرت قائدِ اعظم اور قائدِ ملت لیاقت علی خان کے وقت میں اس قدر دلیر نہ تھے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ شرپسندوں پر پختہ گرفت نہیں کی جارہی جسکی وجہ سے ہر شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتا جارہا ہے اور حکومت کا جو وقار عدم جنبہ داری اور انصاف میں ہوتا ہے وہ اُٹھتا جارہا ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر قائدِ اعظم کی رُوح سخت اضطراب کے عالم میں پکار رہی ہے۔ اے میرے نائبین! اس وقت پاکستان میں ایسی علامات پیدا ہو چکی ہیں کہ اگر تم نے ان پر جلد قابو نہ پایا تو یہ اسے تباہ کر دیں گی۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب کسی ملک میں مُلاّؤں کا تسلط ہؤا تو وہ تباہ ہو گیا۔ اب پاکستان میں مُلاّؤں کی آواز بڑھتی جارہی ہے اور وہ مذہبی آڑ میں پاکستان کے شیرازہ کو بکھیر رہے ہیں۔ مُلکی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ تمام مُلکی افراد بلا لحاظ اختلافِ عقیدہ ایک سلک میں منسلک ہوں لیکن یہاں اس سلک کو توڑ کر تسبیح کے دانوں کو بکھیرا جارہا ہے۔

اے میرے نائبین! اِدھر پاکستان میں یہ خطرناک رجحانات پیدا ہو رہے ہیں اور اُدھر دشمن تمہاری تاک میں ہے۔ تم غفلت کی نیند سو رہے ہو۔ اُٹھو اور ان خطرناک رجحانات کا فوری استیصال کرو اور جو امانت مَیں نے تمہارے سپرد کی تھی اُس کی پوری پوری حفاظت کرو۔ ورنہ قیامت کے دن ....
.. مَیں حضرت عزّاسمہٗ کے سامنے رو رو کر دہائی دوں گا کہ خدایا! مَیں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ان کے خطرناک دشمنوں سے بچانے کے لئے ایک علیحدہ مُلک دلوایا لیکن میرے نادان دوستوں نے اس کو تباہ کر کے تمام مسلمانوں کو تباہ کیا۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی دے اور حضرت قائدِ اعظم کے نائبین اس کی حقیقی ترقی اور خوشحالی کے لئے پُرجوش عمل کی توفیق پائیں تا قائدِ اعظم کی رُوح خوش ہو اور ان کے ہاتھ کا لگایا ہؤا پودا ایک تناور درخت بنے اور مسلمانوں کے خون سے سینچا ہؤا یہ درخت آپس کی فرقہ بندیوں اور دشمن کے تسلط سے محفوظ رہے اور اُمّتِ اسلامیہ اسکے سایہ میں ہمیشہ آرام پاتی رہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت کو نصائح تب کچھ ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اسکے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اسکے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور انکی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے انکو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر اُن کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ چونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو۔ کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے اور انجمن کے ممبر تم پر ناراض ہوں گے۔ پر تم اُن کو نرمی سے سمجھاؤ۔ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور تیزی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ اور انجمن کے ممبروں کے ذہن نشین کراؤ کہ ایسا میموریل فی الحقیقت دین کو ایک نقصان دینے والا امر ہے اور اسی واسطے ہم نے اسکی مخالفت کی کہ دین کو صدمہ پہنچتا ہے۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱۲-۱۳ صفحہ ۱ پرچہ ۲۰، ۲۷ مئی سنہ ۱۸۹۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس قرآن مجید

از

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ہفتہ کے روز صبح کے وقت ربوہ میں مستورات میں درس قرآن مجید شروع فرمایا ہے۔ حضور کے یہ درسی نوٹ ہر ماہ مصباح میں افادۂ عام کیلئے شائع کئے جایا کریں گے۔ انشاء اللہ۔ حضرت اقدس کا باوجود کثرت مشاغل کے ہمارے لئے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت دینا ہم پر احسانِ عظیم ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ حضور کی ہمارے طبقہ کی اصلاح اور تنظیم کی طرف کتنی توجہ ہے۔ تمام بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو عمر دراز عطا فرمائے، صحت میں برکت دے اور رحم کرے کہ ہم تا دیر اس مقدس وجود کے فیضان سے فیضیاب ہوتے رہیں ——— (مدیرہ)

۱۶/۸/۵۲ بروز ہفتہ۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہر ایک کام سے پہلے دُعا کی جاتی ہے اور دُعا سے مل کر وہ کام مکمل ہوجاتا ہے۔ غلطی سے ہر چیز میں غلطیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ عام طور پر لوگ قرآن کریم سے پہلے دُعا کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم شروع ہی دُعا سے ہوتا ہے اور اس کے اندر سب دُعائیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اسلئے قرآن کریم پڑھنے کے وقت کسی اور دُعا کی ضرورت نہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللہ کے نام سے مدد لیتے ہوئے جو رحمان اور رحیم ہے میں پڑھنا شروع کرتا ہوں۔ تو گویا قرآن کریم ایسی مکمل کتاب ہے کہ اس کے اندر دُعا بھی شامل ہے اسلئے اس کے پڑھنے سے پہلے کسی دُعا کی ضرورت نہیں۔ ہاں ایک چیز یاد رکھنی چاہیئے جس کا پتہ قرآن کریم سے لگتا ہے کہ اسکے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھ لیا کرو جیسا کہ اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ کہ اے انسان! جب تو قرآن پڑھنے لگے تو اعوذ پڑھ لیا کر۔ بظاہر اعوذ باہر آیا ہے لیکن یہ الگ نہیں۔

اعوذ کے متعلق قاعدہ ہے کہ جہاں سے قرآن کریم پڑھنا شروع کریں اعوذ پڑھیں لیکن بسم اللہ صرف سورۃ سے پہلے ہی پڑھنی چاہیئے۔ تو اعوذ اور بسم اللہ اکٹھے اُسوقت پڑھتے ہیں جس وقت کوئی سورۃ شروع کیجائے لیکن اعوذ جب بھی اور جہاں سے بھی قرآن شریف پڑھنے لگیں پڑھنا چاہیئے۔ گویا اعوذ ابتدائے قرآن کے لئے اور بسم اللہ سورۃ کی ابتدا کے لئے ہے۔

یہ سورۃ جو قرآن کریم کے پہلے ہے اسکو سورۃ فاتحہ کہتے ہیں۔ اسکے اور نام بھی احادیث میں آئے ہیں۔ مثلاً ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس سورۃ کا نام اُمّ القرآن اور اُمّ الکتاب بھی ہے۔ سارے قرآن کے مطالب اسمیں آگئے ہیں۔ یہ السبع المثانی اور القرآن العظیم بھی ہے کہ سارے مضامین اس میں اشارۃً بیان کردیئے گئے ہیں۔ سورۃ الحمد بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تعریف اسمیں بیان کی گئی ہے۔ سورۃ الصلوٰۃ بھی اسکا نام ہے کیونکہ یہ ایک کامل و مکمل دُعا ہے۔ اور اس سورۃ کو شفا اور رُقیہ بھی کہتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلاؤں اور بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے اسکو پڑھ کر پھونکا جاتا ہے۔ اور اسکا نام اوصاف القرآن بھی ہے کہ قرآن کے سارے مضامین اسمیں جمع ہو گئے ہیں۔

بسم اللہ ساری سورتوں سے پہلے آتی ہے صرف سورۃ توبہ سے پہلے نہیں آتی اس کے متعلق عام لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ سورۃ توبہ مکمل نہیں ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ اِس خیال کے ماتحت دشمنانِ اسلام یہ ثابت کرتے ہیں کہ قرآن خدا کا کلام نہیں ہے کیونکہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اسے تو یہ اندازہ تھا کہ کبتک یہ سورۃ مکمل ہوگی اسلئے اِس سورۃ کے مکمل ہونے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر دیتا لیکن چونکہ سورۃ ابھی نامکمل ہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اس سے یہی نتیجہ نکلتا اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن نعوذ باللہ بشر کا کلام یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا مجموعہ ہے تبھی تو اس سورۃ کی تکمیل تک زندہ رہ سکے۔

دوسرا قول اِس سورۃ کے متعلق یہ ہے کہ یہ الگ سورۃ ہے لیکن اگر اس کو الگ سورۃ مانا جائے تو اس سے پہلے بسم اللہ آنی چاہیئے۔

تیسرا قول ہماری جماعت کا ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ سب سورتوں سے پہلے بسم اللہ آتی ہے لیکن سورہ توبہ سے پہلے نہیں ہے۔ کیونکہ ہم یہ مانتے ہیں کہ سورہ توبہ الگ اور مکمل سورہ نہیں بلکہ سورۃ انفال کا ایک حصہ اور باب ہے تو چونکہ یہ پہلی سورۃ کا حصہ ہے اسلئے اِس سے پہلے بسم اللہ نہیں آئی۔

اعوذ کو قرآن سے باہر اسلئے رکھا ہے کہ انسان کسی مکان میں داخل ہوتے وقت اسکا دروازہ کھولنے سے پہلے اسکے اندر جانیکی کچھ احتیاطیں کرتا ہے۔ تو اعوذ کے باہر رکھنے میں بھی یہی مقصد پیش نظر ہے کہ پڑھنے والا قرآن کریم پڑھنے سے پہلے اسمیں حارج ہونیوالی روکوں سے بچنے کی تدابیر کر لیا کرے کیونکہ اعوذ پڑھ کر انسان خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھے شیطان کے حملہ سے بچا اور قرآن پڑھتے وقت الفاظ کی غلطی اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھ۔

الرحمٰن الرحیم۔ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

رحمٰن وسعت کیلئے آتا ہے۔ جو لفظ رحمٰن کے وزن پر آتے ہیں ان میں وسعت کے معنے پائے جاتے ہیں۔

رحیم۔ زمانے کے لحاظ سے متواتر اور بار بار آنیوالی چیز۔ رحیم کے وزن پر جو لفظ آتے ہیں ان میں تکرار پائی جاتی ہے یا ایک لمبا عرصہ پایا جاتا ہے۔ رحیم۔ وہ جس کا رحم آتا ہے اور اس کا سلسلہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ لفظ رحمٰن چوڑائی پر اور لفظ رحیم گہرائی پر دلالت کرتا ہے۔

الحمد للہ۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اَل کے کئی معنے ہیں۔ (۱) سب (۲) مکمل (۳) وہ۔

(۱) ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

(۲) کامل اور مکمل تعریف اللہ کی ہی ہے۔

(۳) وہ تعریف اللہ ہی کی ہے۔ یعنی ساری چیزیں اور سب تعریفیں مکمل طور پر خدا ہی میں پائی جاتی ہیں۔

وہ تعریف اللہ ہی کی ہے۔ جب ہم وہ کہتے ہیں تو کسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو الحمد للہ کا لفظ بولکر ہم اِس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ تعریف جو حضرت آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے خدا تعالیٰ کی دُنیا کے سامنے بیان کی وہ ساری تعریفیں اللہ ہی کی ہیں یا مشرکوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ معنے ہونگے کہ وہ ساری خوبیاں اور ساری تعریفیں جو وہ اپنے معبودانِ باطلہ یعنی لات و عُزیٰ اور منات وغیرہ کی بیان کرتے ہیں وہ دراصل خدا تعالیٰ کی ذات میں حقیقی طور پر پائی جاتی ہیں۔

ربّ العٰلمین۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ربّ۔ پیدا کر کے آہستہ آہستہ ترقی دینے والا۔

عالم۔ (۱) جہان (۲) زمانے کے لحاظ سے بھی عالم ہی کہیں گے (۳) ایک ایسا بھاری گروہ جس میں ایک ہی قسم کی بہت سی چیزیں ہوں۔ مثلاً عالمِ نسواں یعنی عورتوں کا گروہ۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمِ نسواں فوراً کسی دوسرے گروہ عالمِ ذکور کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی مردوں کا گروہ۔ اسی طرح عالمِ شمسی ہے یعنی سورج کا عالم۔ عالم عَلَم سے نکلا ہے جسکے معنے نشان کے ہیں۔ تو ہر ایک گروپ کسی دوسرے گروپ کیطرف اشارہ کرتا ہے۔ اور وہ سب گروپ ملکر خدا کیطرف اشارہ کرتے ہیں۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ دین۔ مذہب۔ جزا سزا اور اطاعت کے معنے دیتا ہے۔ یوم کے معنے وقت کے بھی ہیں یعنی وہ مالک ہے دین کے وقت کا۔ یعنی جب دُنیا میں دین کا ظہور ہوتا ہے تو خدا کی بادشاہت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی جب خدا کی آواز ماموران خدا کے ذریعہ دُنیا میں ظاہر ہوتی ہے اور لوگ دین کی باتوں کو شوق سے سُنتے اور اسپر عمل کرتے ہیں تو اسکے ساتھ خدا تعالےٰ ہاتھ بھی ظاہر ہونے لگتا ہے جس طرح ماموروں کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کا خاص طور پر اپنی نصرت عطا فرماتا ہے لیکن جب بیدینی ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کی بادشاہت بھی چھپ جاتی ہے اور خدا تعالےٰ اپنی تائید و نصرت کا ہاتھ دُنیا والوں سے کھینچ لیتا ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

جب خالص دین آتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کا مامور آتا ہے تو اسوقت ایک ایسی جماعت قائم ہو جاتی ہے کہ لوگ ایک خدا کی پرستش کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو جب اطاعت خدا تعالےٰ کی ہوگی تو خدا بھی دُنیا میں ظاہر ہوگا۔

دین کے ایک معنے جزا سزا کے ہیں۔ یعنی آسمانی جزا سزا جب آتی ہے تو اسمیں رحم و عفو کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یہ قرآن ہی کی خوبی ہے کہ وہ اسلام کا نام نہیں لیتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ اور ظاہر ہے کہ سیدھا راستہ اسلام ہی ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ کیونکہ سیدھا راستہ تو جہنم کو بھی جاتا ہے۔ اسلئے فرمایا کہ سیدھا راستہ دکھا جو جلدی ملے لیکن منعم علیہ گروہ کا راستہ دکھانا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے غضب نازل کیا اور نہ اُن کا جو گمراہ ہو گئے۔ فرمایا اُردو میں اس کا ترجمہ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ بہرحال اسکے یہ معنے ہوں گے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ لیکن انعام والے گروہ کا وہ راستہ نہ ہو جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور وہ گمراہ ہو گئے۔ تو عبادت کے لحاظ سے یہ نیا فقرہ نہیں بلکہ پہلے فقرہ کا استثنیٰ ہے۔

دوسرے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے کہ مسلمان اسلام قبول کرنیکے بعد پھر ایک زمانہ میں مغضوب اور ضالین بن جائینگے۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کی ایک حدیث ہے جسمیں حضورؐ بیان فرماتے ہیں کہ میری اُمت یہود و نصاریٰ بن جائیں گے۔ اسی طرح جس طرح ایک جُوتی دوسری جُوتی سے ملتی ہے۔ مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ تو یہ آئندہ زمانہ کے لئے خبر ہے کہ نہ ان لوگوں کا راستہ جو مغضوب اور ضالین ہو گئے۔ حالانکہ پہلے انعمت علیھم کے مصداق تھے۔ غیر بدل ہے الَّذِيْنَ کا۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا اور ایسا راستہ دکھا کہ ہم اسکے بعد بگڑیں نہیں۔

(مرتبہ۔ امۃ الرشید شوکت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ ایّام

سیّدہ کاطینت جعفری سیالکوٹ

چوتھی رات کا معصوم چاند مقررہ وقت کے مطابق غمگین سا واپس لوٹ رہا تھا ــــ سارا دن گرم ہوا کے بعد اب اس میں تھوڑی سی خنکی محسوس ہو رہی تھی ــ گھر کے تمام افراد سونے کی کوشش میں مصروف تھے ــ مگر میری آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی ــــ جب یونہی سوچتے سوچتے دماغ تھک سا گیا تو میں آہستہ سے اٹھی اور "بے جی" کی چارپائی پر جا بیٹھی ــ "بے جی! کوئی بات سنائیے ....؟"

"کیسی بات؟" انہوں نے حیرانگی سے پوچھا۔

"آپ اکثر کہا کرتی ہیں کہ میں نے قادیان میں چند ماہ اماں جانؓ کی مقدس صحبت میں گذارے تھے ــــ اور جب حضورؑ یہاں آئے تھے تب کی باتیں بھی آپ کو یاد ہونگی .... وہ باتیں مجھے سنائیں ــــ"

"اب تو رات ہے صبح تہجد کے لئے بھی اٹھنا ہے پھر کبھی سناؤں گی"۔ بے جی نے ٹالنے کی کوشش کی۔

"نہیں بے جی"۔ میں نے اصرار کیا۔ "سنا دیجئے نا! ــــ وہ باتیں ....."

بے جی نے دور خلا میں گھورتے ہوئے کہا ــــ

"سچ پوچھو تو وہ باتیں سنائی نہیں جا سکتیں .... میں آنکھوں کا علاج کروالوں تو خود لکھ کر دوں گی .... جو کچھ میں نے آنکھوں دیکھا ہے وہ لکھ تو سکتی ہوں مگر ویسے ہی لکھا نہیں سکتی ــــ"

آخر میرا اصرار بڑھتا گیا۔ بے جی اماں جانؓ کی یاد میں ان کی باتیں ہی سنا دیں!

"اچھا تو سنو" انہوں نے بیٹھتے ہوئے کہا ــــ!

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلی بار سیالکوٹ تشریف لائے تھے تو اس وقت میری عمر تقریباً سات سال کی تھی ــــ "میاں محمودؓ" کی عمر اس وقت پانچ سال کی تھی.. .... اکثر بچوں کو اتنی عمر کی باتیں یاد نہیں رہتیں مگر نہ جانے کیا بات ہے مجھے اس عمر کی ایک ایک بات اور ایک ایک چیز یاد ہے۔ حضرت "اماں جانؓ" اس وقت پورے ہندوستانی لباس میں ہوتی تھیں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے ناک میں ایک بہت ہی خوبصورت موتیوں والا لونگ ہوتا تھا جو انہیں بہت ہی اچھا لگتا تھا ــ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رہائش سیالکوٹ میں ماموں سید رشید احمد کے مکان میں تھی۔ مکان کے بڑے کمرے میں الماری کے آگے فرش پر جائے نماز بچھی ہوتی تھی جہاں پر حضورؑ اکثر اپنے معبود حقیقی کے حضور سر بسجود رہتے تھے ــــ!

مسجد کے اوپر سے ہو کر جو مکان کا چھوٹا کمرہ تھا وہ حضرت اماں جانؓ کے پاس ہوتا تھا۔ تمام آنے والی خواتین وہیں بیٹھتی تھیں۔ ایک دن کی بات ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُسی کمرے میں چوکی پر بیٹھی ہوئی عورتوں کو نصائح فرما رہی تھیں کہ اتنے میں "میاں محمود" کھیلتے کھیلتے آگئے۔ انہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا سفید پاجامہ، سفید کرتہ اور سفید ہی لٹھے کی ٹوپی تھی جس پر مشین کے بخیہ سے پھول بنے ہوتے تھے ..... "میاں محمود" نے آتے ہی حضرت اماں جانؓ کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور کہا اماں جان مجھے کھلونے لے دو ....! حضرت اماں جانؓ باتوں میں مصروف تھیں انہوں نے مسکراتے ہوئے "میاں محمود" کی طرف دیکھا اور فرمایا "اچھا میاں ــــ لے دیں گے ..." میاں محمود جب چوکی سے نیچے اترنے لگے تو پاس بیٹھی ہوئی نانی اماں کی بہن محمدی بی نے آہستہ سے کہا "میاں ــــ! گھوڑا بھی ــــ!؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور "میاں محمود" پھرتی سے اُچھل کر حضرت اماں جان رض کی گود میں جا بیٹھے اور کہا ـــ "اماں جان! ـــ گھوڑا بھی" ـــ اور حضرت اماں جان رض نے مسکراتے ہوئے فرمایا ـــ "اچھا میاں ـــ گھوڑا بھی ـــ!!" اور جب "میاں محمود" چوکی سے نیچے اُترنے لگے تو پاس بیٹھی ہوئی نانی اماں کی بہن محمدی بی بی نے پھر کہا ـــ "اور میاں بگھی بھی ـــ!" "میاں محمود" پھر پھرتی سے اُچھل کر حضرت اماں جان رض کی گود میں جا بیٹھے اور کہا "اماں جان ـــ! بگھی بھی ـــ!!" اور حضرت اماں جان رض نے پھر مسکراتے ہوئے فرمایا "اچھا میاں بگھی بھی ـــ!!" اور جب "میاں محمود" چوکی سے نیچے اُترنے لگے تو پاس بیٹھی ہوئی نانی اماں کی بہن محمدی بی بی نے مذاق سے پھر کہا "اور میاں اونٹ بھی ـــ!" "میاں محمود" پھر پھرتی سے اُچھل کر حضرت اماں جان رض کی گود میں جا بیٹھے اور کہا ـــ "اماں جان ـــ اونٹ بھی ـــ!!" اور اماں جان رض نے ویسے ہی مسکراتے ہوئے جواب دیا "اچھا میاں ـــ! اونٹ بھی ـــ!!" ایسے ہی متعدد بار "میاں محمود" نے کھلونوں کی فرمائش کی اور ہر بار حضرت اماں جان نے بڑے ہی تحمل اور پیار سے جواب دیا "میاں محمود" کی معصوم شرارتیں ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

اُس زمانہ میں گھوڑوں والی بگھی ہوتی تھی حضورؑ بھی بگھی میں ہی تشریف لاتے۔ ان کی سواری دیکھنے کیلئے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے سبھی گئے ہوئے تھے ـــ ماموں حامد شاہ صاحب رض کی بیوی فیروزہ بیگم اپنے میکے کے مکان میں جو سڑک پر تھا عورتوں کو ساتھ لے کر حضورؑ کی سواری کو دیکھنے کے لئے گئی ہوئی تھیں ـــ جب حضورؑ تشریف لاتے تو لوگوں کا اتنا ہجوم تھا کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اور لوگ کہہ رہے تھے کہ اتنا ہجوم اِس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا۔ اور جب لوگوں نے حضورؑ پر دھنیاں پھینکنی شروع کیں تو ممانی فیروزہ بیگم بے ہوش ہو گئیں...... اور کافی دیر بعد انہیں ہوش آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ مسجد کی چھت پر سے مسجد میں جاتے اور وہیں سے واپس آتے تھے۔ حضورؑ جب کسی تقریب یا درس کے لئے مسجد میں شاہ نشین پر بیٹھتے تو مولوی عبدالکریم صاحب رض، مولوی نورالدین صاحب رض اور ماموں جان حامد شاہ صاحب رض آپؑ کے اردگرد بیٹھتے تھے۔ ہمیں نیچے آنے کی اجازت نہ تھی اسلئے سب بچے چھت پر ہی کھیلتے تھے۔ اور وہیں سے مجلس میں بیٹھے لوگوں کو دیکھا کرتے تھے۔ میری خالہ جان جن کا نام محمودہ بیگم تھا اور جو میرے چچا سید امیر علی صاحب کی بیوی تھیں مجھے بڑا پیار کرتی تھیں ـــ اور جب میں دو سال کی تھی تو مجھے اپنے پاس لے گئی تھیں۔ ان دنوں میرے ابا جان سید فضیلت علی شاہ صاحب گجرات میں پولیس انسپکٹر تھے اور تمام عمر گجرات ہی میں رہے۔ اور چونکہ چچا جان کی نوکری سیالکوٹ تھی اسلئے میں بھی ان کے پاس یہیں رہتی تھی۔

میرے چچا جان سید امیر علی کی مولوی عبدالکریم صاحب رض سے بڑی دوستی اور محبت تھی۔ ان کی بیوی زینب بیگم اور میری چچی محمودہ بیگم آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں۔ چونکہ انکے بھی کوئی اولاد نہ تھی اسلئے مجھ سے بڑا پیار کرتے تھے... مجھے ابھی تک یاد ہے کہ جب میں اُن کے ہاں جاتی تو مولوی صاحب مجھے ـــ "بیلو" ـــ کہہ کر بلاتے تھے۔ انہوں نے عینک لگائی ہوتی تھی اور ان کی آواز بھاری سی تھی۔ انکے پکارنے پر میں ڈر جاتی تو ان کی بیوی کہتیں ـــ واہ آپ تو اونچی بول کر بچی کو ڈرا دیتے ہیں...... حضورؑ شام کی نماز کے بعد عورتوں کی بیعت اپنے کمرے میں لیتے تھے۔ جب عورتیں جاتیں میں بھی ان کے ساتھ چلی جاتی اور بیعت کے مقدس الفاظ دہراتی رہتی۔ میری بیعت اُسی زمانہ کی ہے ـــ جب کھانا باہر سے آتا تو حضرت اماں جان رض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خالہ محمودہ دونوں کھانا تقسیم کرتیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت اماں جان پیڑھی پر بیٹھے ہوتے تھے اور ہر ایک سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے جاتے تھے۔

اس کے بعد اگست کی چھٹیوں میں مَیں خالہ جان کے ہمراہ قادیان گئی۔ اُس وقت میری عمر تقریباً ۹ سال تھی۔ مجھے یاد ہے اس زمانہ میں اس نہر پہ سے ہو کر جاتے تھے جو بٹالہ کے رستے میں آتی ہے۔ ان دنوں لوگ یکوں پر سفر کرتے تھے اور نہر پہ آکر سستانے کی خاطر ذرا ٹھہر جاتے تھے۔ ماموں جان حامد شاہ صاحبؓ بھی ہمارے ساتھ تھے ـــــ جب ہم قادیان پہنچے تو ظہر کی نماز کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت اماں جانؓ نماز سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھیں ـــــ ہمیں دیکھ کر بڑے ہی شوق سے آگے بڑھیں اور خالہ جان کے گلے ملیں پھر مجھے بھی بچوں کی طرح پیار کیا ـــــ ہم لوگ وہاں ایک ماہ ٹھہرے۔ اُس وقت کا تمام نقشہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ مکان کے برآمدے میں چوکیاں بچھی ہوتی تھیں جن پر حضورؑ اکثر بیٹھے کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے تھے۔ میرے خیال میں مغرب کی طرف دیوار میں ایک آلا تھا جس میں دوات پڑی رہتی تھی حضورؑ ٹہلتے ٹہلتے وہاں سے سیاہی لیکر کاغذ پر کچھ لکھتے اور پھر لکھے ہوئے کو پڑھتے تھے۔ اس برآمدے کے پیچھے ایک دالان تھا جس کے تین دروازے برآمدے میں کھلتے تھے۔ دالان میں چھت کا پنکھا لگا ہوتا تھا جسے کوئی نہ کوئی عورت کھینچتی رہتی تھی۔ ان دنوں رات کا کھانا عصر کی نماز کے بعد کھا لیا جاتا تھا۔ گھر کی مستورات اور مہمان عورتیں حضرت اماں جانؓ کے ساتھ کنوئیں کے پاس چوکیوں پر کھانا کھاتی تھیں۔ ایک دن کھانا کھاتے ہوئے شرارت سے حضرت اماں جانؓ کی والدہ صاحبہ جن کو سب "نانی جی" کہتے تھے مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیوی زینب بیگم کو چھیڑنے کے لئے کہنے لگیں ـــــ "دیکھو جی بھلا پنجابی کھانا کیا جانیں یہ تو بیل ہوتے ہیں" ـــــ زینب بیگم نے کہا "پنجابی تو بیل نہیں ہوتے ہاں البتہ ہندوستانی بیل ہوتے جو پان کے پتے چباتے رہتے ہیں اور اروی پالک کے پتے پکوڑوں میں ڈال کو کھا جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت اماں جانؓ کو سب لوگ "بیوی جی" کہتے تھے۔ اس مذاق کا فیصلہ حضرت اماں جانؓ پر ٹھہرا۔ زینب بیگم کہنے لگیں ـــــ "اچھا بیوی جی آپ فیصلہ کریں کہ کون بیل ہے، پنجابی یا ہندوستانی....!" حضرت اماں جانؓ نے فرمایا "دیکھو بھئی! میرے والد ہندوستانی ہیں اور میاں پنجابی .... میں بھلا کیا فیصلہ کر سکتی ہوں ـــــ" اس پر سب عورتیں ہنسنے لگیں۔

اس زمانہ میں ایک ہی بڑا صحن تھا جس میں ہم سب کی چارپائیاں ہوتی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ، "میاں محمود" "میاں بشیر" اور حضورؑ کی چارپائیاں برآمدے کے آگے اُس تھڑے پر ہوتی تھیں جو بڑے صحن سے تقریباً ایک فٹ اونچا تھا۔ اُس وقت میاں شریف احمد گود میں تھے ـــــ دانت نکلنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں خراب رہتی تھیں اور حضرت اماں جانؓ ان میں زنک لوشن ڈالا کرتی تھیں۔

حضرت اماں جانؓ کی عادت تھی کہ وہ روز سونے سے پیشتر بچوں کو کہانیاں سُنایا کرتی تھیں جنہیں عورتیں بھی بڑی دلچسپی سے سُنا کرتی تھیں۔ گھر میں ایک بوڑھی مائی "پھر جو" نامی ہوتی تھی۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ حضرت اماں جانؓ کہانیاں سُنا رہے تھے کہ اتنے میں حضورؑ کو پیاس محسوس ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا "مائی پھر جو! ذرا ٹھنڈا پانی تو پلا دو ـــــ" مائی بولی "اچھا میاں جی ـــــ!" اور کہانی سُننے لگی ـــــ تھوڑی دیر کے بعد مائی پھر جو سے حضورؑ نے پھر پانی مانگا۔ مائی کہانی سُننے میں ایسی محو تھی کہ "اچھا میاں جی ـــــ!" کہہ کر پھر کہانی سُننے لگی۔ حضورؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مسکراتے ہوئے ماں پھر مجھ سے فرمایا کہ "یہ لوٹا لیجاؤ اور حامد علی کو کہو کہ وہ کنوئیں سے ٹھنڈا پانی لا دے اور میں سفارش کر دیتا ہوں کہ تمہارے آنے تک کہانی نہ سنائی جائے ۔۔۔" اس پر سب ہنسنے لگے۔ اور آخر ماں پھر جو لوٹا دیکر واپس آئی تو پھر کہانی شروع ہوئی ....!

حامد علی کی بیوی رسول بی بی گھر کا کھانا تیار کرتی تھی ایک دن کا ذکر ہے کہ دوپہر کے وقت دالان میں سب عورتیں پنکھے کے نیچے بیٹھی ہوئی تھیں کہ رسول بی بی بھاگی بھاگی آئی اور کہنے لگی "بیوی جی! ۔۔۔ بیوی جی!! ۔۔۔ ذرا باہر آنا ۔۔۔" حضرت اماں جانؓ اُٹھ کر باہر گئیں کہ کیا ہے؟ اور تھوڑی دیر بعد ہنستی ہوئی آئیں اور حضورؑ سے فرمایا کہ "ذرا باہر تو چل کر دیکھئے کہ کیا بن رہا ہے۔" آپؑ نے فرمایا "کیا ہے؟" اور ساتھ ہو لئے۔ میں چونکہ چھوٹی تھی اسلئے دیکھنے کے لئے کہ کیا ہو رہا ہے ساتھ چلی گئی ۔۔۔ رسول بی بی کی آواز آ رہی تھی ۔۔۔ "دیکھئے میاں جی! ۔۔۔ میاں بشیر نے ساری راکھ پانی کے مٹکوں میں ڈال دی ہے ۔۔۔" ہمارے گھر میں چونکہ شرارتیں کرنے پر بچوں کو سزائیں ملا کرتی تھیں اسلئے میں ڈر گئی کہ اب میاں بشیر کی شامت آ گئی، اب تو ضرور سزا ملیگی ۔۔۔ میرا دل دھک دھک کرنے لگا اور میں ڈر کی وجہ سے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ ۔۔۔ میاں بشیر اُس وقت چولہے میں سے راکھ لیکر اسے پانی کے مٹکے میں ڈال کر چھڑی سے ہلا رہے تھے ۔۔۔ حضورؑ اماں جانؓ کے ساتھ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور بڑی ہی نرمی سے فرمایا ۔۔۔ "میاں! یہ کیا کر رہے ہو ۔۔۔؟" ۔۔۔ میاں بشیر نے چھڑی ہلاتے ہوئے بڑی بے پرواہی سے جواب دیا ۔۔۔ "ابا جان شیرا بنا رہا ہوں ۔۔۔!" حضورؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ۔۔۔ "ہاں بھئی! تمہارا نام جو شیرو ہے شیرا نہ بناؤ گے تو اور کیا کرو گے۔۔!"

اتنا فرمانے کے بعد حضورؑ ہنستے ہوئے واپس آئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ کر کام کرنے میں مصروف ہو گئے ۔۔۔!

ایک دن حضرت اماں جانؓ پاؤں میں مہندی لگا رہے تھے، ان کے پاس ایک ۹ یا ۱۰ سال کی لڑکی غالباً "بیو" نامی تھی۔ فرمایا۔ "آؤ بیو میرے پاؤں میں مہندی لگا دو۔" اُس نے ایک ہی دفعہ ہاتھ میں بہت سی مہندی لیکر ایڑی سے پاؤں کے ناخنوں تک لگا دی۔ میں نے آہستہ سے اپنی خالہ جان کو کہا ۔۔۔ "یہ لڑکی مہندی کیسے لگاتی ہے ...." حضرت اماں جانؓ خالہ جان سے پوچھنے لگیں "کیوں، یہ لڑکی کیا کہتی ہے؟ ۔۔۔" خالہ جان بولیں "کہہ رہی ہے کہ یہ لڑکی مہندی کیسے لگاتی ہے۔" حضرت اماں جان ہنسنے لگیں اور لوٹا لیکر فوراً پاؤں کو دھو دیا۔ پھر فرمانے لگیں "آؤ لڑکی اب تم لگاؤ! میں دیکھوں تو بھلا تم کیسے لگاتی ہو ۔۔۔" مجھے اس قدر شرم آئی کہ میں خالہ جان کی گود میں مُنہ چھپا کر بیٹھ گئی ۔ لیکن حضرت اماں جانؓ ہنستی جاتی تھیں اور فرماتی تھیں "اب تو تم سے ہی لگواؤں گی ۔ دیکھوں گی نا بھلا تم کیسے لگاتی ہو۔" مگر شرم سے میرے ہاتھ کانپ رہے تھے ۔ آخر خالہ جان نے کہا "ہمارے ہاں تو ایسے مہندی لگاتے ہیں" ۔۔۔! اور انہوں نے حضرت اماں جانؓ کو مہندی لگا دی۔

دوپہر کے وقت خربوزے کے بیجوں سے مغز نکال کر میں رکھ چھوڑا کرتی تھی۔ ایک دوپہر کو حضرت اماں جانؓ اور سب عورتیں چنے چبا رہی تھیں مجھے بھی چنوں کا حصہ ملا ۔ میں نے اپنے حصے کے چنوں کی چھلکیں نکالیں اور پھر خربوزے کی گریوں کے ساتھ ملا دیں اور خالہ جان کو کہا کہ میری طرف سے یہ حضرت اماں جانؓ کو دیدیں .... حضرت اماں جانؓ اسی طرح لپیٹ کر حضورؑ کے پاس لے گئیں اور وہاں بیٹھ کر فرمایا کہ یہ دیکھئے سید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر علی کی لڑکی نے کیسا چینا بنایا ہے ....!" حضورؑ نے
دو تین دفعہ تھوڑا تھوڑا چکھ کر کھایا اور فرمایا "بھئی یہ چینا
تو بڑا اچھا ہے ــــ!"

ابھی اثناء میں وہاں آخری چہار شنبہ آ گیا - حضرت
اماں جان رضؓ نے فرمایا "بیبیو! آج نہاؤ دھوؤ - پچھلے
پہر سیر کو جائیں گے سبزی لتاڑنے ــــ کیونکہ ہمارے آقا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو آج کے دن صحت ہوئی
تھی اور وہ باہر سبزی لتاڑنے گئے تھے ــــ" چنانچہ
پچھلے پہر وہ عورتوں کو ساتھ لیکر سیر کے لئے باہر چلی گئیں -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عموماً سونے سے پہلے
رفع حاجت کے لئے جایا کرتے تھے اور اس وقت روشنی
اپنے ساتھ رکھتے تھے - اور جب بھی لالٹین اٹھانے لگتے
تو فرماتے - "بھئی جب بھی ٹٹی جاؤ روشنی اپنے ساتھ
ضرور رکھا کرو ــــ!"

ایک رات کو اتفاق سے بارش آ گئی ــــ سب کی
چارپائیاں اندر کی گئیں اور حضورؑ کی چارپائی دروازے
کے آدھی اندر کر دی اور آدھی باہر - جب حضورؑ لیٹنے
لگے تو فرمایا "مائی پھجو! یہ تو نے میرے پاؤں قطب
کی طرف کیوں کر دیئے ہیں ؟ شمال یعنی قطب کی طرف
پاؤں نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ہمارا قبلہ پہلے اس طرف
تھا - اس طرف سر کر دو ــــ" لہذا حضورؑ کی چارپائی کا
سرہانہ شمال کی طرف کر دیا گیا -

جس دن ہم نے واپس آنا تھا رات کو خالہ جان نے
حضرت اماں جان رضؓ سے کہا کہ اب آپ حضورؑ سے ہمیں
اجازت لے دیں کہ ہم نے صبح جانا ہے اور انہیں کہیں
کہ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں ــــ حضرت اماں جان رضؓ
نے حضورؑ سے کہہ دیا ــــ حضورؑ نے مسکراتے ہوئے
فرمایا - "اچھا آج آپ کہانی نہ سنائیں آج ہم کچھ سنا دینگے
ــــ" چنانچہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد آپؑ اپنے
سرہانے نماز والے تھڑے پر بیٹھ گئے اور گھر کی سب
عورتیں اپنی اپنی چارپائیوں پر بیٹھ کر سننے لگیں ــــ
آپؑ نے بہت سی نصائح فرمائیں - نماز کے بارے میں،
اسلامی اصولوں کے بارے میں اور اور بھی بہت سی
باتوں کے متعلق ــــ مگر ان سب میں سے مجھے حرف
بحرف جو نصیحت یاد ہے اور جو مقدس آواز اب بھی
میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے وہ یہ ہے ــــ فرمایا -

"انسان میں ایک عادت بہت بُری
ہے - یہ عادت مردوں میں بھی ہے اور
عورتوں میں بھی ہے .... مگر مردوں
کی نسبت یہ عورتوں میں زیادہ ہے اور
اسے غیبت اور چغلی کہتے ہیں - غیبت
وہ چیز ہے جو کسی کی برائی کسی کی پیٹھ
پیچھے کی جاتی ہے یعنی کوئی ایسی بات
جو اگر وہ سن لے تو لڑائی یا فساد ہو جائے
اسے غیبت کہتے ہیں ــــ اور چغلی وہ
چیز ہے جو انسان اسی بات کو اس
انسان سے جا کر کہہ دے کہ بھئی! فلاں نے
تیرے متعلق یہ بات کہی ہے - غیبت کرنیوالے
میں تو پھر کچھ حیا ہوتی کہ اس نے اسکے
منہ پر کچھ نہ کہا .... مگر چغلی کرنے والا
اس سے زیادہ بے حیا ہوا ــــ کہ جس
نے اس کے منہ پر جا کر کہہ دیا کہ فلاں نے
تجھے یہ بات کہی ہے ....."

میری عمر اس وقت ۹ سال کی تھی اور مجھے یہ تمام باتیں
بڑی اچھی طرح یاد ہیں ــــ!"

پھر خالہ جان نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ
بڑی کمزور رہتی ہے - میں نے اسے اپنی بچی بنایا ہوا
ہے - اس کی آنکھیں خراب رہتی ہیں اسلئے یہ پڑھائی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر سکتی آپ اس کے لئے دُعا فرمائیں ـــــ اِس پر حضورؓ نے مجھے اپنے پاس بُلایا۔ مَیں حضورؓ کے بائیں طرف جا کھڑی ہوئی ـــــ آپؓ نے مجھے اپنے بائیں گھٹنے کے ساتھ بٹھا لیا ـــــ میرے سر اور کمر پہ ہاتھ پھیرا اور دُعا فرمائی ـــــ آپؓ کا مقدس قرب مَیں اب بھی محسوس کر رہی ہوں ـــــ!"

"بے جی" نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور چارپائی پر لیٹ گئیں ـــــ پھر کہنے لگیں کہ "اُس وقت کے سب مقدس وجود اِس دُنیا میں موجود نہیں ہیں مگر اُن ایام کی سُہانی یاد ہر وقت میرے دل میں تازہ رہتی ہے۔ اب ہمارے دن بھی تھوڑے ہی ہیں ـــــ دیکھیں خدا تعالےٰ وہ گھڑی کب لاتا ہے ....." اور پھر "بے جی" نے ٹھنڈا سانس لے کر کروٹ بدل لی ـــــ

گھر کے سب افراد سو چکے تھے مگر میں بہت رات گئے تک نیلگوں آسمان میں اِن واقعات کو آنکھوں کے سامنے لاتی رہی جو ابھی ابھی میرے کانوں نے سُنے تھے۔

واقعی کسی نے سچ کہا ہے ؎

"ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے"

اللّٰھم صلِّ علےٰ محمدٍ وعلیٰ اٰلِ محمدٍ کما صلّیت علےٰ ابراھیم وعلےٰ اٰلِ ابراھیم وعلےٰ عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید +

......دیکھ رہی ہوں!

سیدہ لطیفت جعفری عاصی
(سیالکوٹ)

جاتی ہوں کدھر اور کدھر دیکھ رہی ہوں
اِک ہوک کا عالم ہے جدھر دیکھ رہی ہوں

کیا صُبح کا وقت کیا شام کا منظر
مَیں شام و سحر شام و سحر دیکھ رہی ہوں

افلاک پہ اُمڈی ہیں مصائب کی گھٹائیں
ناکردہ گناہوں کا اثر دیکھ رہی ہوں

منزل کا پتہ اور نہ راہبر کی خبر ہے
دُنیا کو مَیں ناکام سفر دیکھ رہی ہوں

اِدبار کے بادل بھی تو چھٹ جائیں گے اِک دن
عاصی پہ جو رحمت کی نظر دیکھ رہی ہوں

اصلی اکسیر اُٹھرا حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۲ مکمل کورس ۲۵ روپے۔ ملنے کا پتہ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۱۹۴ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سن ہجری شمسی

جنوری ہے صلح مارچ ہے اماں
فروری تبلیغ ہے اسے نکتہ داں
اور شہادت نام ہے اپریل کا
اور مئی ہجرت کو لکھتے ہیں سدا
جون ہے احسان جولائی وفا
نام اگست کا ہے ظہور اے باصفا
سب یہ کہتے ہیں ستمبر ہے تبوک
جن ہو یا انسان یا حور و ملوک
ماہِ اکتوبر کو کہتے ہیں اخا
وہ کہ جن کے دل میں ہے نورِ خدا
پھر نبوت کو نومبر جان تو
اور دسمبر کو فتح پہچان تو

دیگر

صلح - ہجرت - ظہور - فتح - اخا
ان کے ہمراہ اماں اور وفا
سات ماہ ہیں ہر اک کے اکتیس دن
گر ہو شک تجھ کو تو حساب سے گن
پھر نبوت، تبوک اور احسان
اور شہادت بھی ان کے ہمراہ جان
چار ماہ ہیں ہر اک کے تیس ہیں دن
لیک تبلیغ کے اُنتیس دن
گر نہ ہو پورا تقسیم چار پر یہ سال
ہے اٹھائیس کا پھر تو یہ فی الحال

اس منظوم کے بعد سید بدر الحسن صاحب کلیم لکھتے

ڈاکٹر محمد بدر الحسن کلیم از پاک پٹن

ہیں:-

"آپ کا رسالہ اُمّ المومنین نمبر میری بچی بشریٰ خاتون کے نام پہنچا ہم سب کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ خدا آپکو اس کا اجرِ عظیم بخشے۔ اسمیں حضرت اماں جان کے متعلق ایک تاریخی قطعہ میری نظر سے گذرا۔ فاضل شاعر نے تاریخ وفات خوب نکالی ہے۔ ہم بھی ایک تاریخ پیش کرتے ہیں۔ فاضل شاعر نے تو سب کو الٹ دیا ہے ہم صرف ہزار والے ہندسے کو اکائی کی جگہ دینا چاہتے ہیں جس سے بجائے ہجری سن کے عیسوی سن برآمد ہوگا۔ وہ یہ ہے:-

وقتِ رحلت کسی نے فرمایا + ہم چلے گھر ترا خدا حافظ

۲۱۹۵

اب ہم صرف ۲ کے ہندسے کو اکائی کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں زیادہ اُلجھن میں ڈالنا نہیں چاہتے۔ بدلنے سے ۱۹۵۲ برآمد ہوا۔ یہی ہمارا مقصود ہے۔

تاریخ وفات

مرکز میں چلے جانیکے ایام تھے آئے
اب باغ ثمر ور - تو خلد بریں رفت

۱۹۵۲ء ۱۹۵۲ء

نصرت جہان بیگم عبدہ

۱۹۵۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں آخری دنوں کی یاد

محمد حسین گلزار۔ ربوہ

شہادت کی امنگوں کے ترانے یاد آتے ہیں
نہ چھیڑ اے ہم نشیں بھولے فسانے یاد آتے ہیں

ٹہلنا وہ ہوائے شوق میں بادل کے ملتے ہیں
گلستاں کی بہاروں کے زمانے یاد آتے ہیں

نہ کوٹنے یاد سے جائیگا کر کچھ ذکر اے ہمدم!
درِ جاناں کے بیخود آستانے یاد آتے ہیں

جفاؤ رنجشیں دورِ فلک ساقی خدا حافظ!
کڑکتی بجلیاں بے بس گھرانے یاد آتے ہیں

بھلا تقدیر کے ظلم و ستم کم تھے ہلاکت میں؟
تجھے نادان فلک اب بھی نشانے یاد آتے ہیں

جوانی کے رگ و ریشے میں ہو ذوقِ جنوں پیدا
وہ خونی بجلیوں جیسے ترانے یاد آتے ہیں

وہ تنکے جو تری محفل کی زیبائش کا ساماں تھے
وہی صیاد اجڑے آشیانے یاد آتے ہیں

نگاہوں نے کیا جب مضمحل فصلِ بہاراں میں
وہ شانِ حسن و صورت کے خزانے یاد آتے ہیں

نشہ جن کا دماغوں سے اترتا تھا نہ پہروں تک
وہ اخلاص و عقیدت کے پیمانے یاد آتے ہیں

اُنہی اُلجھی فضاؤں میں روش بدلی زمانے کی
امامِ وقت کے وہ کارنامے یاد آتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک محفل میں احمدیت کا ذکر

امۃ اللطیف شرما راولپنڈی

اُس کے چچا کے لڑکے کی شادی اگلے ماہ ہونیوالی تھی۔ اُس کو یہ بھی معلوم تھا کہ چچا جان شادی کی تاریخ سے کافی پہلے ضرور بلا بھیجیں گے۔ اگرچہ موسمی تعطیلات کی وجہ سے کالج بند تھا لیکن صدیقہ نے پڑھائی تیزی سے شروع کردی تاکہ شادی کی تقریب میں شامل ہونے سے پہلے وہ اپنے کالج کا پڑھا ہؤا کورس مکمل کرسکے۔ اُسنے دن رات پڑھائی کرکے تمام مضامین دوہرا لئے۔

سعید کی شادی کی تاریخ قریب تھی اور اس سلسلہ کے انتظامات میں مدد دینے کے لئے سعید کی والدہ نے صدیقہ کو پہلے ہی اُس کی ماں سے مانگ رکھا تھا۔ صدیقہ کے متعلق یہ سب کو ہی معلوم تھا کہ اس میں انتظامی سلیقہ بہت زیادہ ہے سعید کی والدہ نے کنجیاں تک اُس کے سپرد کردیں۔ اسکو صرف اتنا بتا دیا تھا کہ یہ ہے بیٹی شادی کا بجٹ، اب جو تمہارا جی چاہے کرو۔ سچ پوچھیں تو اُس نے شادی کے تمام انتظامات اِس سلیقہ اور خوش انتظامی کے ساتھ سرانجام دیئے کہ اسکے چچا بھی حیران ہوکر رہ گئے۔

شادی کے چند روز پہلے گھر میں رشتہ دار آنے شروع ہوگئے۔ صدیقہ کی والدہ بھی آئیں۔ سعید کی والدہ بڑی گرمجوشی سے ملیں اور ہنس کر کہا "واہ بہن واہ! ایسی تو سمجھی تھی کہ اِس موقع پر میرا ہاتھ بٹاؤ گی، خیر مجھے بھی تمہاری تو کیا سچ پوچھو تو خود اپنی بھی ضرورت نہیں ہے اُفتد رکھے صدیقہ سے بڑھ کر کیا کوئی انتظام کرے گا۔ ایسی سُگھڑ لڑکیاں کم سے کم میری نظر سے تو گذری ہی نہیں۔ سچ سچ جو مجھے ذرا بھی فکر ہو کسی کام کی۔ ہر انتظام اُس نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے جو کر رہی ہے وہی کر رہی ہے۔"

صدیقہ کی والدہ نے کہا: "بڑی قسمت والی ہو بہن کہ تمہارے یہاں آکر اُس نے ہاتھ تو ہلایا۔ گھر میں تو کیا مجال کہ ناک پہ بیٹھی مکھی بھی اُڑا لے۔"

سعید کی والدہ بولیں "نہ بہن اب مجھے تو اِس بات کا یقین نہیں آسکتا جبکہ مَیں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں کہ اُس کے سلیقہ نے اپنا کلمہ ہر ایک سے پڑھا لیا ہے۔ تمہارے دیور تو اس کی انتظامی قابلیت دیکھ کر سکتہ میں آجاتے ہیں۔ یہ لڑکی جس گھر جائے گی اس کو چار چاند لگا دیگی۔"

صدیقہ کی والدہ بولیں "ذرا مَیں بھی تو دیکھوں کہ کیسے جوڑے بنے ہیں۔ زیور کیا بنوائے ہیں۔"

دونوں اُٹھ کر مکان کے اُس حصّہ میں پہنچیں جہاں صدیقہ کی حکومت تھی۔ وہ چاول، گھی، میوہ اور زعفران وغیرہ تُلوا کر اپنے سامنے رکھوا رہی تھی۔ ماں کو دیکھ کر صدیقہ نے کہا۔

"آئیے امّی جان! مَیں آپ کو دُلہن کے جوڑے اور زیورات وغیرہ دکھاؤں۔"

یہ کہہ کر وہ اُٹھی اور اُس بڑے کمرے میں پہنچی جس کو اُس نے اچھا خاصہ عجائب خانہ بنا رکھا تھا۔ ہر چیز اپنی جگہ پر سلیقہ سے سجی ہوئی تھی۔ سعید کی والدہ صدیقہ کی والدہ کے ساتھ پھر اپنے شہ نشیں پہ آکر بیٹھ رہیں۔

دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ صدیقہ باورچی خانہ میں گئی۔ باورچی نے کھانا تیار کیا ہؤا تھا۔ صدیقہ نے کھانے کے کمرے میں کھانا لگوا دیا اور نوکر کو بھیج کر گھر کے افراد کو کھانے کی اطلاع کروا دی۔ تھوڑی دیر میں سب آگئے۔ صدیقہ کے چچا اُس کو بھی کھانے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ہی بٹھالیا کرتے تھے۔

کھانے کے بعد اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ صدیقہ کے چچا اور دیگر رشتہ دار جو شادی پر آئے ہوئے تھے اتفاق سے سب ہی غیر احمدی تھے۔ چنانچہ صدیقہ کی پھوپھی زاد بہن عقیلہ جو پڑھی لکھی تھی اُس نے صدیقہ سے سوال کیا کہ "ہم نے تو یہ سُنا ہُوا ہے کہ احمدی ختمِ نبوت کے قائل نہیں اور نہ ہی کلمہ کے قائل ہیں۔ بلکہ ان کا کلمہ بھی نیا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟"

صدیقہ نے جواب دیا "بہن! تم کو یہ کسی نے غلط بتایا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے سوائے مسلمانوں کے اور کسی مذہب کا کلمہ ہی نہیں اسلئے ہمارا بھی نیا کلمہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہے۔ کیونکہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے اور ہم اُسی کلمہ پر ایمان رکھتے ہیں جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارے نزدیک محمد اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور سب سے آخری شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد کسی دوسری کی ضرورت نہیں۔

"احمدی ختمِ نبوت کے قائل نہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے" یہ بھی بالکل بے بنیاد الزام ہے۔ جب ہم احمدی اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر ایمان رکھتے ہیں تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختمِ نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ آپ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس کا انکار کس طرح کر سکتا ہے پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ ختمِ نبوت کا انکار تو کفر ہے۔"

عقیلہ "اگر تمہارا یہ عقیدہ ہے تو پھر تم بھی ہماری طرح مسلمان ہی ہوئے۔"

صدیقہ "ہاں بہن! ہم احمدی خدا تعالےٰ کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اسلام پر چلنا ہی نجات کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔"

صدیقہ کے چچا بولے "تو پھر نئی جماعت بنانیکی کیا وجہ تھی؟"

صدیقہ۔ "چچا جان! ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سُنت جاری رہی ہے اور مختلف اوقات میں خدا تعالےٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دُنیا میں مبعوث فرماتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث اس پر شاہد ہیں کہ اُمتِ محمدیہ میں جب کبھی خرابی پیدا ہو گی خدا تعالےٰ اپنی طرف سے ہادی اور رہنما بھیجتا رہیگا۔ خصوصاً اس آخری زمانہ میں جبکہ دجال کا فتنہ ظاہر ہوگا، عیسائیت غالب آجائیگی، اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے اُس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہوگا اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا۔ پس سلسلۂ احمدیہ کا قیام اس سُنتِ قدیمہ کے ماتحت ہؤا اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہؤا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے نبیوں نے اِس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ یہ کامل مظہر حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔"

صدیقہ کے چچا بولے "بیٹی! تم نے تو ابھی کہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسری شریعت کی ضرورت نہیں تو پھر حضرت مرزا صاحب دُنیا کے لئے کیا نیا پیغام لیکر آئے تھے؟"

صدیقہ نے کہا "چچا جان! میں نے یہ کب کہا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؑ دُنیا میں نیا پیغام لیکر آئے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام دُنیا کے لئے کوئی نیا پیغام نہیں لائے مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو سُنا دیا تھا اور دُنیا اُس کو بھول گئی، وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا مگر دُنیا نے اُس کی طرف سے مُنہ موڑ لیا - اِس فرض کو پُورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دُنیا میں آئے - آپؑ کا یہ کام تھا کہ دُنیا دار لوگوں کو دین دار بنائیں - اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں - جس تخت پر سے اُتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں "

صدیقہ کے چچا نے کہا " حضرت مرزا صاحب نے اِس کام کو سرانجام دینے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟"

صدیقہ :- "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیوں پر زور دیا کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کریں - چنانچہ احمدیہ جماعت نے اِس پر عمل کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی بادشاہت کے قیام کیلئے قربانیاں کرنی شروع کر دیں - چچا جان! آپ ہی انصاف سے بتائیں کہاں احمدیوں کی چھوٹی سی جماعت اور کہاں مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ لیکن اسلام کی اشاعت اور اُس کی ترقی کے لئے جو کچھ احمدیہ جماعت کر رہی ہے باقی مسلمان جو اُن سے بہت زیادہ ہیں کیا اس کا چوتھا حصّہ بھی کر رہے ہیں ؟ ہمیں ایک منظم کام کرنا ہے اسلئے ایک جماعت کی ضرورت پیش آئی - کیونکہ بغیر جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا - جن لوگوں کے دلوں میں اسلام کے لئے کچھ قدر ہو گی اور اسلام کے قیام کو زیادہ ضروری سمجھیں گے وہ اِس جماعت میں آملیں گے اور جو لوگ ظاہری بادشاہت اور شہرت کے شیدائی ہوں گے وہ اِس جماعت میں داخل ہونے سے گریز کریں گے -

چنانچہ ہماری جماعت نے اِس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے بہت سے مبلّغ تیار کئے اور اُن کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا - اب ان مبلّغوں کی کوشش کے نتیجہ میں ہماری جماعت کو خدا کے فضل سے ہر جگہ کامیابی ہو رہی ہے - یورپ، امریکہ اور افریقہ میں تثلیث پرستوں کو حلقہ بگوش اسلام کر کے کلمۂ توحید پڑھا رہے ہیں - عیسائی ہم میں سے کسی کو اسلام سے پھیر کر اپنی طرف نہیں لیجا سکے برعکس اسکے آپ مسلمانوں میں سے اکثر عیسائی ہو گئے اور یہ نتیجہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کو بھول جانے کا "

چچا اور بھتیجی میں ابھی گفتگو ہو رہی تھی ، کہ سعید میاں ہاتھ میں اخبار لئے کمرے میں داخل ہوئے اور اپنے ابا جان سے مخاطب ہو کر بولے " ابا جان ! ڈاکٹر عبداللہ خاں صاحب آپ کو ملنے کے لئے آئے ہیں " چنانچہ سعید کے والد اُٹھ کر باہر مردانہ میں چلے گئے - اب اُن کی جگہ سعید میاں بیٹھ گئے -

سعید نے صدیقہ کو طنزاً کہا " تم تو کہتی ہو کہ عیسائی جماعت ہمارے آدمی چھین کر نہیں لے جاتی - یہ دیکھو اخبار زمیندار میں کیا لکھا ہے " ایک مرزائی نے مرزائیت سے توبہ کر لی "

صدیقہ نے کہا " جہاں تک کسی کے مُرتد ہونے کا تعلق ہے وہ تو ہر مذہب میں ہو سکتے ہیں مگر پھر بھی مجھے یقین ہے کہ ہماری جماعت میں بہت کم مُرتد ہوں گے زمیندار اخبار تو جس دن سے عالمِ وجود میں آیا اُس دن سے لیکر اب تک احمدیت کا دشمن بنا ہوا ہے - اِس اخبار کی یہی کوشش رہی کہ جھوٹا گمراہ کن پروپیگنڈا کر کے احمدیوں کو مسلمانوں کی نظروں سے گرا دیا جائے - آخر ہمارے مُلک میں اور بھی تو اچھے اچھے اخبار ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ٹائمز، سول اینڈ ملٹری گزٹ، امروز، نوائے وقت ...... وغیرہ ان میں تو کبھی ایسی خبریں شائع نہیں ہوتیں۔ آخر جو تو بر کرتا ہے وہ دوسرے اخباروں میں بھی تو اعلان کر وا سکتا ہے مگر نہیں ہمیشہ اسی اخبار میں توبہ نامے اور دوسری بے بنیاد خبریں شائع ہوتی ہیں۔ درحقیقت سب فرضی توبہ نامے اور جھوٹی خبریں زمیندار کی زمین سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ یہ زمین مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے بڑی زرخیز ثابت ہوتی ہے مگر سب لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ جلد یا بدیر اربابِ اقتدار ضرور جان لیں گے کہ جماعتِ احمدیہ مظلوم ہے۔

سعید نے کہا۔ "آجکل احراری اخباروں میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا حکومت سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اگر واقعی حکومت ان کی بات مان لے تو آپ کی کیا پوزیشن ہوگی؟"

صدیقہ۔ "بھائی جان! آپ تو ہوئے وکیل صاحب اسلئے آپ سیاست خوب سمجھتے ہیں کہ ہماری کیا پوزیشن ہوگی مَیں اِس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن مَیں اتنا ضرور کہوں گی کہ احمدیت کوئی سیاسی جماعت نہیں وہ تو صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اگر ہماری جماعت کو حکومت اقلیت قرار بھی دیدے تو پھر بھی ہم اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔ مگر مجھے اپنی حکومت پر کامل یقین ہے کہ وہ اِس قسم کا فیصلہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ احمدیت کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے والے احرار کون ہوتے ہیں، کیا یہ اسلام کے ٹھیکیدار ہیں یا انہوں نے اسلام کو اپنے نام الاٹ کرایا ہوا ہے۔ ہماری حکومت اِس بات کو جانتی ہے کہ اسلام پاکستان کے مسلمانوں کا نام نہیں، احرار اور اس کے ہمنواؤں کا نام اسلام نہیں، اسلام تو اُس رشتۂ وحدت کا نام ہے جس نے سارے مسلمانوں کو یکجا کر دیا تھا۔ جبکہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کی نماز ایک، قبلہ ایک، قرآن ایک اور رسولؐ ایک، غرضیکہ کیا احمدی، کیا سُنی، کیا شیعہ، کیا وہابی تمام فرقے ایک ہی محور پر گردش کر رہے ہیں تو پھر ان کو علیحدہ علیحدہ کرنا ہرگز اسلامی تعلیم نہیں۔

جہاں تک اختلافات کا تعلق ہے تو تھوڑا بہت اختلاف ہر فرقہ میں پایا جاتا ہے اور ہر زمانہ میں پایا جاتا رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی بعض دفعہ انصار اور مہاجرین کا اختلاف ہوگیا اور بعض قبائل کا باہم اختلاف ہوگیا۔ خلافت پر بھی اختلاف پیدا ہو جایا کرتا تھا تو کیا وہ بھی اُس وقت احراریوں کی طرح ایک دوسرے کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا کرتے تھے۔ آخر مسلمانوں کا یقین ہے کہ قرآنِ پاک ان کے لئے مشعلِ راہ ہے لیکن قرآن کریم میں تو کوئی اِس مضمون کی آیت ہی موجود نہیں جس میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہو کہ سرورِ دوجہان جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد جو بھی کوئی نبوّت کا دعوےٰ کرے گا وہ کافر اور مرتد ہوگا۔ یہ سراسر احرار کی زیادتی ہے جو اِس قسم کے مَن گھڑت مسئلے تیار کرتے ہیں۔

مُلک میں برساتی پتنگوں کی طرح نت نئی پارٹیاں جنم لے رہی ہیں اور یہ پارٹی کہ حکومت کو کوس رہی اور ریشہ دوانیاں کر رہی ہیں۔ شاید اسلئے کہ دُنیا ہمیں کمزور سمجھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ ہمارا کوئی نہیں مگر یہ سب کان کھول کر سُن لیں کہ ہم اُس جبّار و قہار کی گود میں ہیں کہ جس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ مگر جب پڑتی ہے تو بڑے بڑے فرعونوں اور ان کی فرعون سامانیوں کو افسانہ بنا کر رکھ دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعید نے کہا۔"ہم لوگوں کو تو اچھی طرح علم ہے کہ احرار نے آج تک مسلمانوں کی بہتری کے لئے کوئی مفید کام نہیں کیا بلکہ نقصان ہی پہنچایا ہے۔ اسی شہر لاہور میں ہمارے پاس والے محلے میں مسجد شہید گنج کو جو نقصان پہنچا وہ انہی کی مہربانیوں سے پہنچا۔ اس کی ایک ایک اینٹ گواہی دے رہی ہے۔ تم نے درست کہا ہے کہ ان کا کام ہی مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنا ہے۔ اگر انکو مسلمانوں کا درد ہو تو جیسے دوسری مسلمانوں کی انجمنیں کوئی مفید کام کر رہی ہیں مثلاً انجمن حمایت اسلام اور فیض اسلام وغیرہ قرآن پاک اور علوم دینیات کی اشاعت کر کے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ آخر احرار بھی تو یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔"

عقیلہ۔"بہن صدیقہ! میں تمہاری بڑی شکرگذار ہوں کہ احمدیت کے متعلق جو شبہات میرے دل میں تھے وہ آج تم نے رفع کر دیئے۔"

صدیقہ۔"بہن! شکریہ کی کوئی بات نہیں آخر ہم پڑھی لکھی احمدی لڑکیوں کا فرض ہے کہ دوسری غیر احمدی عورتوں کو احمدیت کی تعلیم اور اسکے اصولوں سے آگاہ کریں اور جو بھی بے بنیاد اعتراض احمدیت پر ہوں انکا تسلی بخش جواب دیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک اپنی احمدی بہنوں سے امید رکھتی ہوں کہ وہ کم سے کم اپنے پڑوس کی عورتوں یا غیر احمدی رشتہ دار عورتوں اور سہیلیوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔"

اعلان برائے بیرونی لجنات

(۱) بیرونی لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ باہر سے جو ماہانہ رپورٹیں آتی ہیں ان میں اکثر خدمتِ خلق کا خانہ بالکل خالی ہوتا ہے۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ اجلاسوں کے موقع پر تقریروں وغیرہ کے ذریعہ خدمتِ خلق کی طرف توجہ دلائی جائے اور باقاعدہ ان سے رپورٹیں لی جائیں۔

(۲) لجنات اپنے اپنے مراکز میں کسی احمدی ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کی مدد سے ممبرات کو فسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کریں۔ اس سے بھی خدمتِ خلق کا بہترین موقع ملتا ہے۔ ماہِ ستمبر کی رپورٹ میں یہ ضرور درج ہو کہ اس ماہ آپ نے اس بارے میں کیا کام کیا ہے۔

(۳) ماہِ اپریل کے مصباح میں بیرونی لجنات کیلئے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ لجنات پرانے گرم اور سرد کپڑے جمع کریں اور مشاورت کے موقع پر آدھے اپنے پاس رکھ کر باقی لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں جو سردی کے دنوں میں غرباء میں تقسیم کئے جائیں گے لیکن اب تک کسی لجنہ کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ مہربانی فرما کر گرم سرد کپڑے اور رضائیاں ابھی سے اکٹھے کرنے شروع کر دیں۔ اور بعض ذی استطاعت لوگ اگر غرباء کے بستروں کے لئے مالی امداد دے سکیں تو ایسا ایک فنڈ علیحدہ جمع کیا جائے جس سے سردی کے آغاز میں غرباء کے لئے لحاف تیار ہو سکیں۔ خدمتِ خلق کے چندہ کی طرح اس کا بھی ½ حصہ رکھ کر باقی مرکز میں بھجوائیں۔

(۴) غرباء میں لحاف وغیرہ تقسیم کرتے ہوئے احمدی اور غیر احمدی میں کوئی فرق نہ کیا جائے بلکہ ہر مذہب ملت کا غریب طبقہ ملحوظ رکھا جائے۔

والسلام

آمنہ طیبہ جنرل سیکرٹری شعبہ خدمتِ خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے ارشادات

ذکیہ ہاشمی سیالکوٹ

مردوں کے فرائض

(۱) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اگر تمہیں ان کی باتیں ناپسند ہوں تو بُرا نہ منانا۔ ممکن ہے تمہیں ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ تعالیٰ اس چیز میں خیر و برکت ڈال دے۔

(۲) وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۔ عورتوں کو نقصان پہنچانے کی خاطر مت روکو کہ ان پر زیادتی کرتے رہو۔ جو ایسا کرے گا وہ یقیناً اپنے نفس پر ظلم کرے گا۔

(۳) فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۔ اگر عورتیں تمہاری اطاعت کریں تو ان کے خلاف کسی کارروائی کی راہ نہ ڈھونڈو۔

(۴) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جس طرح لباس پردہ پوشی کرتا ہے تمہارا بھی یہی طریق ہونا چاہیئے۔

(۵) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۔ عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دیدو۔

(۶) وَاَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۔ ان کو وہاں ٹھہراؤ جہاں تم ٹھہرو اپنی حیثیت کے مطابق اور ان کو ایذا نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچاؤ۔ یعنی انہیں تعلیم و تربیت دیکر احکام شریعت سے واقف کراؤ اور وعظ و نصیحت کرکے موانع گناہ سے بچاؤ۔

(۸) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر استقلال رکھ۔

(۹) فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ۔ اگر ایک سے زیادہ بیویوں میں انصاف نہ کرسکو تو صرف ایک بیوی کرو۔

احادیث

(۱) خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ (متفق علیہ)
تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہترین سلوک رکھتا ہے۔

(۲) وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلْعٍ (متفق علیہ)
عورتوں کو نیکی کی نصائح کرتے رہو کہ وہ فطری خلقت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔

(۳) لَا تَضْرِبُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ (ابوداؤد)
اللہ کی بندیوں کو مت مارو۔

(۴) لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي الْيَوْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(متفق علیہ) تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے نہ مارے کیونکہ پھر اسے اس کے ساتھ ہم بستری کی ضرورت بھی ہوگی۔

(۵) وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ (ابوداؤد) چہرہ پر مت مار اور اسے یہ طعنہ بھی مت دے کہ تیری شکل اچھی نہیں۔ اگر باہمی جھگڑا ہو جائے تو گھر ہی میں اس کی خوابگاہ علیحدہ کر دینے کے سوا اور کچھ نہ کر۔

(۶) رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا وَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ (متفق علیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہے۔ وہ اسے علم پڑھائے اور اچھی تربیت کرے۔ پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرے تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

(۷) اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ اَوْ سَاقِطٌ۔ جب ایک شخص کی دو بیویاں ہوں اور ان میں انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ شخص خدا کے حضور ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ اس کا آدھا دھڑ جھکا ہوا یا گرا ہوا ہوگا۔

مصباح کے لئے
خریدار
بنئے اور دوسروں کو خریداری کی تحریک کیجئے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں
ولادت باسعادت

ماہ اگست ۱۹۵۲ء میں خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو چوتھا فرزند عطاء فرمایا۔ الحمد للہ! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مظفر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت اقدس کا پوتا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ ہے۔ ادارہ مصباح کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی خدمت میں مبارک باد عرض ہے۔

---

(۱) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب
مبلغ انڈونیشیا کو خدا تعالیٰ نے گذشتہ ماہ بچی عطاء فرمائی ہے

اور

(۲) مکرم حافظ بشیر الدین صاحب
مبلغ ماریشس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ماہ گذشتہ میں بچی عطاء کی ہے۔

ادارہ کی طرف سے دونوں مبلغوں کی خدمت میں مبارک باد عرض ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچیوں کو خادمہ دین بنائے اور عمر دراز عطاء فرمائے۔ آمین!

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر خاکہ

سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امین اللہ خان سالک معلم احمدیہ احمد نگر

آپؑ کے والد ماجد کا اسم گرامی مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ آپ ۱۳؍ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پانے کے علاوہ آپ نے تقریباً دس سال کی عمر میں فضل الٰہی صاحب اور فضل احمد صاحب سے حاصل کی۔ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں گل علی شاہ صاحب آپؑ کے اُستاد مقرر ہوئے۔ ستائیس اٹھائیس سال کی عمر میں آپؑ سیالکوٹ میں ملازم تھے وہاں آپؑ نے بادلِ ناخواستہ چار سال ملازمت کی۔ چالیس سال کی عمر تھی کہ والد صاحب کی وفات کے وقت سب سے پہلا الہام والسماء والطارق ہوا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد آپؑ نے چھ ماہ کے روزے رکھے۔ آپؑ نے براہین احمدیہ کا سب سے پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں، دوسرا ۱۸۸۱ء میں، تیسرا ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا ۱۸۸۴ء میں شائع کیا۔ ۱۸۸۳ء میں آپؑ کے بھائی صاحب کی وفات ہوئی۔ اور اس کے ڈیڑھ سال بعد آپؑ کی دوسری شادی دہلی میں ہوئی۔ مارچ ۱۸۸۲ء میں ماموریت کا الہام ہوا۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں بیعت لینے کا حکم ہوا۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ بخانہ احمد جان صاحب آپؑ نے بیعت لی۔ تقریباً چالیس آدمیوں نے بیعت کی اور سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے بیعت کی۔ ۱۸۹۰ء (۱۸۹۱) میں خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اعلان فرمایا کہ:-

"جو مسیح اور مہدی آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں"

لدھیانہ سے دہلی ۲۸؍ ستمبر ۱۸۹۱ء پہنچے۔ ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں ۷۵ احباب شریک ہوئے۔ ۱۸۹۲ء میں عبدالحکیم کلانوری سے مباحثہ کیا۔ ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مباحثہ ہوا۔ ۱۸۹۴ء میں کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ ۱۸۹۵ء میں باوا نانک صاحب کے متعلق انکشاف ہوا کہ وہ مسلمان تھے۔ دسمبر ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور جلسہ مذاہب عالم ہوا۔ پیشگوئی کے مطابق آپؑ کا مضمون بالا رہا۔ ۶؍ مارچ ۱۸۹۷ء میں لیکھرام آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق مارا گیا۔ مئی ۱۸۹۷ء میں واقعہ حسین کامی سفیر روم رونما ہوا۔ اسی سن کو عیسائیوں کے مشہور پادری مارٹن کلارک والا مقدمہ ہوا۔ ۱۸۹۹ء یا ۱۸۹۷ء میں طاعون پھیلی آپؑ نے ۱۸۹۸ء میں حکم دیا کہ احمدی غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہ دیا کریں۔ ۱۸۹۸ء میں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بُنیاد رکھی گئی۔ پہلے پرائمری سکول کھولا گیا۔ ۱۹۰۳ء میں لڑکے میٹرکولیشن کے امتحان میں شامل ہوئے۔ ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح ناصریؑ کے کشمیر میں آنے اور وہیں فوت ہونے کا انکشاف فرمایا۔ ۱۸۹۹ء میں اعجاز المسیح (تفسیر سورہ فاتحہ) کا نشان ظاہر ہوا اور اعجاز احمدی میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دس ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا۔ ۱۸۹۹ء میں آپؑ کے دشمنوں نے آپؑ کے خلاف مقدمہ حفظِ امن دائر کیا لیکن بُری طرح ناکام رہے۔ ۱۹۰۰ء میں لاہور کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی بشپ صاحب کو آپ نے خدائی فیصلہ کی دعوت دی لیکن انہوں نے قبول نہ کی۔ مردم شماری کے وقت ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنی جماعت کو ممیز کرنے کیلئے کہا کہ اپنے آپ کو احمدی مسلمان لکھوائیں۔ ۱۹۰۲ء میں ریویو آف ریلیجنز کا اجراء ہوا۔ عید کے موقع پر آپ نے عربی زبان میں تقریر کی جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی سن میں بنیاد منارة المسیح رکھی گئی اور حضورؑ نے جماعت کو عربی زبان سیکھنے کی تحریک کی۔ ۱۹۰۳ء میں ہی کرم دین نے آپ پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا۔ (جنوری ۱۹۰۴ء میں آپ باعزت بری قرار دیئے گئے) اگست ۱۹۰۴ء میں لاہور کا سفر کیا حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے آپ کا لیکچر سنایا۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ کا کامیاب سفر کیا۔ گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے وفات پائی۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق الہام ہوا۔ اور آپ نے رسالہ الوصیة لکھا۔ اسی سن میں آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن احمدیہ بنائی اور تمام کام اس کے سپرد کر دیئے گئے۔ ستمبر ۱۹۰۷ء میں پیشگوئی کے مطابق آپ کا صاحبزادہ مبارک احمد وفات پا گیا۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت ام المومنینؓ کے علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ ایک دعوت میں الہام ہوا "الرحیل ثم الرحیل" یعنی کوچ کرنے کا وقت آگیا۔ پھر آپ نے "پیغام صلح" ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح کرنے کے لئے لکھا۔ پھر الہام ہوا:۔

"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"

آخر آپ نے لاہور میں ہی دن کے قریباً ساڑھے دس بجے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پائی اور آپ ۲۷ مئی کو قادیان میں مدفون ہوئے۔

جس ذات کی خاطر حضورؑ نے اپنی ساری زندگی کو صرف کر دیا حضورؑ کے آخری لمحات میں بھی اسی پاک ذات کا نام حضورؑ کی زبان مبارک پر تھا یعنی وہی ذات جس کا نام اللہ ہے۔ حضورؑ کی وفات کے موقع پر ذہنی دماغوں نے خیال کیا کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ مگر ہوا وہی جو حضورؑ نے الہام الٰہی کی روشنی میں قبل از وقت بتا دیا تھا یعنی یہ کہ یہ سلسلہ بڑھیگا، پھولیگا، پھلیگا اور کوئی نہیں جو اسکو مٹا سکے۔ سو آج زمین و آسمان گواہ ہیں کہ وہی ہوا جو حضورؑ نے فرمایا تھا۔

لجنہ اماء اللہ فری ٹاؤن کا جلسہ ماہواری

مؤرخہ ۱۵/۸/۵۲ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت خاکسارہ لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ کیا گیا الحمدللہ حاضری لڑکے لڑکیوں اور عورتوں کی کل ۴۴ کے قریب تھی۔ خاکسارہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ تین لڑکیوں اور چار لڑکوں نے دعائے مسنونہ اور نماز کا ترجمہ سنایا۔

مولوی خلیل صاحب نے اخلاق حسنہ پر تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ سب حاضرین اور حاضرات کی بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز قربانیاں قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین!

میری ماں، بہنوں اور بھائیوں کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ شکریہ

(محمودہ خلیل صدر لجنہ اماء اللہ فری ٹاؤن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشعار و کافیاں وغیرہ سننے سے رقص کرنا اور وجد و سرور میں آنا؟

(پیش کردہ سراج بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

(از مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض انسانوں کو دیکھو گے کہ کافیاں اور شعر سُنکر وجد و طرب میں آجاتے ہیں مگر جب مثلاً انکو کسی شہادت کے لئے بُلایا جائے تو عذر کرینگے کہ ہمیں معاف رکھو ہمیں تو فریقین سے تعلق ہے ہمیں اس معاملہ میں داخل نہ کرو۔ پس سچائی کا اظہار نہ کرینگے۔ ایسے لوگوں کے وجد و سرور سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔ جب کسی ابتلاء میں آجاتے ہیں تو اپنی صداقت کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ یہ اُن کا سرور اور وجد قابلِ تعریف نہیں یہ سرور اور وجد ایک عارضی چیز اور طبعی امر ہے۔ بعض منکرینِ اسلام جنکو تمام پاکبازوں سے دلی عداوت ہے وہ بھی اس سرور سے حصہ لیتے ہیں ایک متعصب ہندو مثنوی مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ پڑھ کر سرور حاصل کرتا تھا۔ کیا تم سانپ کو پاکباز مانوگے جو بانسری کی آواز سُن کر سرور میں آجاتا ہے یا اُونٹ کو خدا رسیدہ قرار دوگے جو خوش الحانی سے نشہ میں آجاتا ہے سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی وفاداری دکھائے ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے عمل سے بہتر ہے۔

مجلس مولود نبویؐ

(از مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸، ۶۹)

بحضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سوال پیش ہوا کہ مولود نبویؐ کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ محض تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چیز ہے اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی ہے اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اسی لئے بعض تذکرے موجود ہیں۔ جیسے فرمایا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ

لیکن اگر تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔ ع گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی"۔

یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔

مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آجکل یہ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں۔ جس نے ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجبِ رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاءِ الٰہی کے خلاف ہیں۔ ....

....

....

اِس مسئلہ میں کبھی افراط اور تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بیباکی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے۔ اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا اور اس کی تحریک ہوتی ہے جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اُس کا تذکرہ کرتا ہے۔

ہاں جو لوگ مولود کرتے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آتے ہیں۔ یہ ان کی جہالت ہے۔ ایسی مجلسیں جو کی جاتی ہیں اُن میں دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوٰۃ، سُود خوار اور شرابی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق۔ اور یہ لوگ محض ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں۔ پس اِس قسم کے خیالات بے ہودہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کے لئے

معصومیت

لطائف

محمود احمد انور سرگودہا:-

محمود احمد کے گھر میں انکی امی کے پاس اُپلے بیچنے والی آئی اور دریافت کیا کہ کیا آپ اُپلے لینا چاہتی ہیں؟ محمود نے اُسے دیکھ کر کہا۔ "امی جان! یہ پاخانہ بھی بیچتی ہیں"

عباس احمد ایبٹ آباد:-

عباس احمد جسکی عمر اِس وقت چار سال ہے ایک دن قضائے حاجت کیلئے بیت الخلا میں چلا گیا۔ دفعتہً بڑے غصہ سے باہر آیا۔ اپنے جسم سے مکھیوں کو ہٹا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ "اِنہیں شرم نہیں آتی بے حیا مجھے دیکھ رہی ہیں"۔

اِسی طرح ایک دن عباس کی اُمّی کسی کام کیلئے باہر جانے لگیں۔ گھر میں گندھا ہوا آٹا موجود تھا عباس کو گھر میں چھوڑا اور کہا۔ "عباس مرغی کی طرف دھیان رکھنا یہ آٹا کھاتی ہے!"

عباس کی اُمّی کا مقصد یہ تھا کہ مرغی آٹا کھاتی ہے اسکو ہٹانا۔ لیکن جب وہ باہر سے واپس آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ مرغی اطمینان سے آٹا کھا رہی ہے اور عباس میاں مزے سے اسکی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اُمّی نے خفا ہو کر کہا "عباس یہ کیا مرغی کو کیوں نہیں ہٹایا"۔ عباس نے جواب دیا "اُمّی جان! آپ ہی نے تو کہا تھا کہ مرغی آٹا کھاتی ہے اسکی طرف دھیان رکھنا"۔

مسائل:-

پیارے بچو! اب ہم تمہیں کچھ ان مسلمان بچوں کی باتیں سناتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے زمانہ میں تھے۔

مکہ میں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ والوں نے بہت دُکھ دیا تو آپ نے خدا کے حکم سے مکہ کو چھوڑ دیا اور مدینہ میں آ رہے۔ مکہ کے بہت سے مسلمان بھی وہاں پہنچ گئے۔ مدینہ کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے تھے وہ ہر وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ مکہ سے آنے والے لوگ مہاجر کہلائے اور مدینہ کے لوگ انصار۔ مکہ کا ایک ظالم شخص ابوجہل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دُکھ دیا کرتا تھا۔ حتّٰی کہ جب حضورؐ مدینہ تشریف لے آئے وہاں بھی حضورؐ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ مکہ کے لوگوں کو اُبھارا اور کہا کہ تم مدینہ پر حملہ کرکے محمد رسول اللہ اور تمام مسلمانوں کو قتل کر دو۔ مدینہ میں مسلمان اُسوقت بہت تھوڑے تھے۔ جب انکو کفار کی اِن تیاریوں کا علم ہوا تو انہوں نے بھی تیاری شروع کر دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ کون جنگ میں شریک ہونیکے قابل ہے ایک لائن میں کھڑا کر لیا۔ بوڑھوں اور نوجوانوں کے علاوہ اس وقت مسلمان بچوں میں بھی خدا کی راہ میں لڑنے اور مرنے کا بہت جوش تھا۔ چنانچہ وہ بھی کفار مکہ کے ساتھ لڑنے کے لئے مسلمانوں کی صفوں میں آ شامل ہوئے۔ ان بچوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ چنانچہ حضورؐ نے انکو واپس کر دیا۔ لیکن ایک بچہ لشکر میں اِدھر اُدھر چھپ گیا۔ لیکن آنحضرت صلعم کو اسکی اطلاع ہو گئی اور آپؐ نے واپسی کا ارشاد فرمایا جسے سُن کر وہ رو پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کا یہ جذبۂ جہاد پسند آیا۔ اُسے اپنے ساتھ جہاد میں لے گئے۔

بھلا معلوم بھی ہے اس بچے کا کیا نام ہے ——؟

عزیز بچو! تم بھی اپنے آپکو ایسے بچے ثابت کرو —— اگر تم میں سے کوئی ہمیں اس بچے کا نام بتا دے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی ورنہ آئندہ شمارہ میں اس بچے کا نام بھی بتایا جائے گا اور مزید بچوں کے حالات بھی بتائے جائیں گے۔ انشاء اللہ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ ـــــ اور ـــــ مستورات

جن مستورات کے پاس قابلِ زکوٰۃ زیورات ہیں لیکن وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں اُن کے متعلق احادیث شریفہ میں سخت تہدید آئی ہے ۔ چنانچہ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۸۹ میں یوں مذکور ہے :-

عن زینب امرأة عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر جھنم یوم القیامۃ ۔

(ترجمہ) عبد اللہ کی بیوی زینب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو خواہ زیوروں سے ہی ہو کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری اکثریت ہوگی

دوسری جگہ اس کی تفصیل یوں آئی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے تو حضور نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم اِنکی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو تو انہوں نے نفی میں جواب دیا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں ۔ جس پر اُن دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی ۔ (ترمذی جلد اوّل صفحہ ۹۰ باب الزکوٰۃ)

اس حدیث کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فتویٰ درج کیا جاتا ہے :-

"جو زیور استعمال میں آتا ہے اسکی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اسکی زکوٰۃ دینی چاہیئے ۔ جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کیلئے دیا جاوے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں ۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۔ اِس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں ۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جاوے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں ۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵)

پس آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ سے واضح ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صاحبِ نصاب کے لئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو سخت جرم قرار دیکر اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے ۔ اور وہ شخص نہایت ہی بدبخت ثابت ہوا کہ جس نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے دُنیا میں بھی اپنے مال کو تباہ و برباد کر دیا اور آخرت میں بھی وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ پاکؐ کے فرمان کے مطابق سخت عذاب میں مبتلا رہا ۔ گویا کہ ایسا شخص خسر الدُّنیا والآخرۃ کا مصداق بنا ۔ پس اِن حالات میں ضروری ہے کہ ہماری جماعت کی وہ تمام مستورات جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے شرعی نصابِ زکوٰۃ کا مالک بنایا ہے وہ اپنے اِس شرعی فرض کو پہچانیں اور اسلامی شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے زیورات کی زکوٰۃ ادا کریں ۔ خدا اور اسکے رسولؐ کا حکم ماننے والیں اور بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور احسان کرنے والیں اور اپنے آپ کو دُنیاوی خسران اور اُخروی عذاب سے بچانے والیں قرار پائیں ۔

زکوٰۃ کے متعلق ضروری معلومات نظارت بیت المال سے دریافت فرمائیں!

نظارت بیت المال ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ مارشس ۵۲-۱۹۵۱ء

اچانک لیٹے لیٹے میری نظر سامنے دیوار سے لٹکے ہوئے کیلنڈر پر جا پڑی۔ بے اختیار مُنہ سے نکلا۔ اُہو آج تو ۲ جولائی ہے اور یہی وہ دن ہے جبکہ ہم نے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر سرزمینِ مارشس میں قدم رکھا تھا۔ دل نے اسی وقت ارادہ کیا کہ اپنی سالانہ رپورٹ لکھ کر اپنی پاکستانی بہنوں کو یہاں کے حالات سے آگاہ کروں۔

سو میری عزیز بہنو! جیسا کہ آپ سب کو علم ہے یکم جون ۱۹۵۱ء کو ہم چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوئے اور دوسرے روز کراچی پہنچے۔ ۱۰ جون تک کراچی میں رہے۔ ۱۰ جون شام کے ۵ بجے ہم جہاز پر سوار ہو کر ۱۸ جون کو ممباسہ پہنچے۔ ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد نیروبی چلے گئے۔ ۱۰ روز وہاں ٹھہرے اور پھر ۲ جولائی کو نیروبی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ ہم مارشس رات کے گیارہ بجکر ۲ منٹ پر اُترے اب آئیے میں آپ کو یہاں کی سیر کراؤں۔

بحرِ ہند میں مارشس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔

اس کا رقبہ ۷۲۰ مربع میل یا ۴ لاکھ ۶۰ ہزار ایکڑ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس جزیرہ کو سب سے پہلے تیرھویں صدی میں عرب جہازرانوں نے دریافت کیا اور اس کا نام "دنیا اروبی" رکھا۔ اس کے پاس ایک اور بھی چھوٹا سا جزیرہ ہے جسے Lareunion لاریونیو کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کسی زمانہ میں مارشس اور لاریونیو ایک ہی جزیرہ تھے۔ پھر آتش فشانی سے زمین پھٹ گئی اور دونوں الگ الگ ہو گئے۔ سنہ ۱۵۲۸ء میں ڈاون پیڈرو ماسکرگیناس جزیرہ میں آیا اور اس نے یہاں سکونت اختیار کی اور اس کا نام "سسرنے" رکھا۔ لیکن پرتگالیوں کے چلے جانے کے بعد ہالینڈ کا امیر البحر گرانڈ پورٹ اس جزیرہ میں آیا اور اس کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور اس کا نام مارشس رکھ دیا۔ مگر سنہ ۱۷۱۲ء میں ہالینڈ والے بھی یہاں سے چلے گئے سنہ ۱۷۱۵ء میں جب فرانسیسی ڈفرن کے زیرکمان جزیرہ میں آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ غیر آباد ہے انہوں نے جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔

سنہ ۱۷۳۵ء میں اس جزیرہ میں ماہے ڈی لیبرڈونے کی حکومت قائم ہوئی۔ اس کی حکومت کے زمانہ میں بہت سی عمارتیں تعمیر ہوئیں اور بہت سے کارخانے تعمیر کئے گئے جن میں بارود خانہ، اسلحہ خانہ، توپ خانہ، قلعہ جات، شفاخانہ، بارکیں، ملیں، دفاتر، دوکانات، نہریں اور نالیاں شامل ہیں۔ اور پورٹ لوئس کو صدر مقام بنایا گیا۔ اس جزیرہ پر تقریباً سو سال تک فرانسیسیوں کا قبضہ رہا لیکن نپولین کے زمانہ میں سنہ ۱۷۴۵ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان کئی لڑائیاں ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس جزیرہ پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ مارشس میں چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور ندیاں کثرت سے ہیں۔ چونکہ بارش کثرت سے ہوتی رہتی ہے اسلئے یہ جزیرہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے۔ اس جزیرہ کا سب سے اونچا پہاڑ ۲۷۱۱ فٹ اونچا ہے اور سب سے لمبی ندی ۲۴½ میل لمبی ہے۔ کہا جاتا ہے پمپلی میس (مارشس کا باغ) دُنیا کے تمام باغوں میں تیسرے نمبر پہ ہے اور ۶۰ ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے۔ کیمپرل پر سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فٹ بلندی پر نہایت ہموار میدان ہے اور مارشس کی تمام تفریح گاہوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔ یہاں ایک قطعہ ایسا ہے جہاں رنگ برنگ کی مٹیاں پائی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے زرد پھر زردی مائل بادامی پھر شوخ سرخ پھر ارغوانی پھر گہری سیاہ رنگ کی ہے۔ مارشس کی کل آبادی جیسی ہندوستانی بھی ہیں ہے۔ بقیہ یورپین اور ان کی اولاد چینی اور افریقی ہے چینی بالعموم سنگاپور اور ہانگ کانگ سے آتے ہیں اور عام طور پر تجارت پیشہ ہوتے ہیں۔ یہاں کی ہر ایک گلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں چینی کی دوکان ضرور مل جاتی ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ نہایت اچھی جگہ ہے۔ نہ سخت سردی نہ سخت گرمی۔ ۱۸۶۴ء میں اس جگہ ریل گاڑی اور ۱۹۰۸ء میں بجلی کی روشنی کی بنیاد ڈالی گئی۔ ہندوستان کے لوگ، جو اس جگہ آباد ہیں وہ زیادہ تر الہ آباد، بنگال و بہار سے آئے ہیں کچھ بمبئی اور سورت کے بھی ہیں جو زیادہ تر تجارت پیشہ ہیں۔ ان حالات کو پڑھ کر آپ سمجھ سکتی ہیں کہ یہاں کتنی زبانیں بولی جاتی ہونگی۔ اس جگہ کی بین الاقوامی زبان کریول (Creole) ہے جو فرنچ سے بگڑی ہوئی ہے۔ مسلمان اپنے مذہبی اجتماعوں میں اردو بولنا پسند کرتے ہیں۔

خوراک یہاں کے لوگوں کی خوراک چاول اور ڈبل روٹی ہے۔ مچھلی کثرت سے مل جاتی ہے۔ اکثر لوگ چاولوں کے ساتھ سوکھی مچھلی کا سالن بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ مختلف قسم کی سبزیوں کو ابال کر اسمیں ٹماٹر ملا کر چاولوں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جس کو اپنی زبان میں (لوبیوں) کہتے ہیں۔ ثابت مسور یہاں بہت زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں ایک وقت مسور کی دال اور ٹماٹروں کی چٹنی نہ ہو۔ ہر قسم کی سبزی اور بعض قسم کی دالیں یہاں مل جاتی ہیں۔ گنّا یہاں بہت زیادہ پایا جاتا ہے جو بہت موٹا اور بہت لمبا ہوتا ہے۔ اس کی مٹھاس اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ تھوڑا سا کھانے کے بعد طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔ چینی بہت سستی ملتی ہے۔

لباس یہاں کی عورتیں مختلف قسم کا لباس پہنتی ہیں۔ زیادہ تر اس قسم کا لباس ہوتا ہے کہ بازو آدھے ننگے اور گھٹنوں سے بہت نیچے تک لمبا قمیص سیدھا پاجامہ جس پر خوب بیل بوٹے نکالے گئے ہوں۔ انگریز اور چینی اپنا اپنا لباس پہنتے ہیں۔ ہندو عورتیں ساڑھی استعمال کرتی ہیں اور بعض عورتیں نیچے گھگھرا اور اوپر چھوٹا سا قمیص۔

مکانات یہاں کے مکانات لکڑی اور ٹین کے خوبصورت شکل میں بنے ہوتے ہیں البتہ سرکاری عمارتیں سیمنٹ اور پتھروں کی ہیں۔ ہر مکان کے گرد اگرد باغ کا ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ تیز ہوا اور بارش کی وجہ سے مکان گر نہ جائے۔ پس میری پاکستانی بہنو! یہ ہے ماریشس کی مختصر تاریخ۔ اب میں آپ کو بتاؤں کہ یہاں کی مسلمان عورتیں جب وہ آپس میں ملتی ہیں تو بجائے السلام علیکم کے ایک دوسرے کے منہ پر پیار کرتی ہیں۔ جب میں یہاں آئی تو پہلے پہلے مجھے نہایت عجیب محسوس ہوتا رہا۔ اگرچہ آجتک میں نے کبھی کسی سے منہ پہ پیار نہیں کروایا۔ سب عورتوں کو پہلی ملاقات پر ہی معلوم ہو گیا کہ میں ایسا کرنے سے رکتی ہوں اور السلام علیکم اور مصافحہ کرتی ہوں مگر میری زبردست خواہش یہ رہی کہ کاش ہماری احمدی عورتیں مغربیت کی اس لعنت کو چھوڑ کر اسلامی طریق کے مطابق السلام علیکم کا تحفہ دیا کریں۔ پس ایک سال کی انتہائی جدوجہد کے بعد اور ان کو مختلف طریقوں سے سمجھانے کے بعد اب یہ حالت ہوئی ہے کہ احمدی عورتیں جب آپس میں ملتی ہیں تو السلام علیکم اور مصافحہ کرتی ہیں لیکن ابھی تک کچھ طبقہ ایسا ہے جو مغربیت کے زیر اثر ہے اور موقع ملنے پر اس بری عادت کا اظہار کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں سب سے بری چیز یہاں بے پردگی ہے، پردہ کا نام و نشان نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صوفی صاحب مرحوم رض کے زمانہ میں تین چار عورتوں نے برقع پہنا تھا لیکن ان کے چلے جانے کے بعد اتار دیا۔ اس کے بعد آج تک کوئی برقع پوش عورت ماریشس میں نظر نہیں آئی۔ میں جب جہاز سے اتری تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے اڈے پر تمام عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش بے پردہ کھڑے دیکھا۔ میرے پردہ کو دیکھ کر کافی عرصہ تک لوگ چہ میگوئیاں کرتے رہے اور بعض نے تو منہ پر کہدیا کہ ایک یا دو ماہ کے بعد آپ بھی یہاں کے ماحول کے مطابق پردہ اتار دیں گی۔ اور جب میں نے احمدی نوجوان لڑکیوں کو پردہ کی تعلیم دینی شروع کی تو اکثر کہنے لگیں کہ ابھی this is-unposibal to put Burqa in Mauritius.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ ماریشس کی عورتیں بُرقع پہنیں لیکن میری کوشش بدستور جاری رہی۔ آخر اس نیک خیال نے بعض نوجوان لڑکیوں کے دلوں میں اثر کرنا شروع کیا اور انہوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ ماریشس کی گندی فضاء کے خلاف قدم اُٹھائیں گی۔ چنانچہ پہلے صرف تین تیار ہوئیں۔ شروع شروع میں جب میں بھی پیدل چل کر دارالسلام نماز جمعہ یا لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کے لئے جاتی تو لوگ مجھ پر ہنستے بعض بچے تالیاں مارتے "بھوت آگیا بھوت بچوں کو چھپا لو"۔ لیکن جب حافظ صاحب ساتھ ہوتے تو خاموش رہتے۔ غرضیکہ کچھ عرصہ بہت کچھ سُنا۔ بچے اور عورتیں بھاگ کر گھروں سے نکلتیں اور قطار باندھ کر سڑک پر کھڑی ہو جاتیں لیکن اب خدا کے فضل سے ہم دس عورتیں سیاہ بُرقع پہن رہی ہیں جو مختلف شہروں میں ہیں۔ کئی اور نوجوان لڑکیاں تیار ہوئی ہیں لیکن اُنہیں ابھی شادی کا انتظار ہے کیونکہ یہاں کے لڑکوں کی زینت یہ ہے کہ اسکی بیوی بے پردہ اس کے ساتھ چلے۔ اب جب میں نے برقع کی ترقی میں لڑکیوں کی شادی کی روک دیکھی تو حافظ صاحب نے اب لڑکوں کی زینت کو بدلنا شروع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے امید ہے اس سال نمایاں ترقی ہو گی انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں یہاں کے رسم و رواج میں مثلاً شادی ہی کو لو۔ کچھ تو عیسائیوں اور کچھ ہندؤوں کی لی گئی ہیں اور اسلامی طریق ایک لمبے عرصہ سے مفقود ہے۔ مثلاً دلہن کی شادی کا جوڑا بالکل سفید ہوتا ہے خواہ وہ لڑکی کی شکل پر نہایت بدنما معلوم ہو رہا ہو۔ اس کا اردگرد سفید ہو، اسکے گلے میں سفید کاغذ کے پھولوں کا ہار ہو، اسکے ہاتھ میں سفید پھولوں کا گلدستہ ہو۔ اس کی ہر ایک چیز مثلاً پوڈر، سرخی، عطر، کنگھی پر سفید ربن بندھا ہو اور وہ کرسی پر بیٹھی ہو۔ اور جب وہ دلہن گھر سے رخصت ہونے لگے تو سب لوگوں کے سامنے دولہا دلہن کی فوٹو اتاری جائے۔ نیز منگنی کے بعد لڑکے کا حق ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے تیسرے دن اپنی منگیتر کو ملنے آئے اور جس دن شادی ہو اُسی دن لڑکی والے اپنے تمام عزیزوں کو اور ادھر لڑکے والے اپنے تمام عزیزوں کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں جس پر بہت روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مٹھائی اور شربت الگ تقسیم ہوتا ہے لیکن ولیمہ ندارد۔ اور جب لڑکی رخصت ہو کر سُسرال جاتی ہے تو لڑکی کو خاوند سے الگ رکھا جاتا ہے۔ دوسرے دن لڑکی والدین کے گھر آتی ہے اور پھر جب جاتی ہے تو شوہر بیوی کو دیکھتا ہے۔ ولیمہ کا نام نہیں بڑی بوڑھیاں کہتی ہیں ہمارے زمانہ میں ہوا کرتا تھا لیکن آہستہ آہستہ مٹ گیا۔ غرضیکہ اس قسم کی اور بھی بہت سی رسوم ہیں۔ جو ماحول کے اثر سے ہماری جماعت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور ان کا چھوڑنا ان کے لئے نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ مگر محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اب یہ بدعتیں بھی ہٹنی شروع ہو گئی ہیں۔ اب چار شادیاں بالکل اسلامی طریق پر کی گئی ہیں اگرچہ ان لوگوں نے اپنے رشتہ داروں سے بہت باتیں سُنیں مگر انہوں نے پھر سے اسلامی طریق کو رائج کرنے کی ابتداء کر دی۔ اب ہماری جماعت کی لڑکیاں سات روز سسرال رہتی ہیں ولیمہ ہوتا ہے۔ اب شادی والے دن کھانا کھلانے کی رسم کو بھی دُور کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں اس سال میں نے روز ہل، نقیکیں اور مقامات بلانس میں تقریباً ۴۰ دورے کئے جس میں لجنہ اماء اللہ کے اجلاس اور میری تقریریں ہوتی رہیں۔ دارالسلام میں عورتوں کے کئی جلسے ہوتے رہے۔ ہر جمعہ کی نماز کے بعد میں حدیث کا درس دیتی رہی۔ گھر پر بھی چند نوجوان لڑکیاں قرآن مجید اور نماز کا ترجمہ سیکھنے کے لئے آتی رہیں۔ اسکے علاوہ سینٹ پیر۔ ترولا میں بھی مجھے دو تین دفعہ تقریر کرنیکا موقع ملا۔ یہاں کے لوگ اچھی خاصی اُردو جانتے ہیں اسلئے میں نے حتی الامکان موٹے موٹے مسائل عورتوں کے ذہن نشین کروائے ہیں۔ آگے ان پر عمل کرنا خدا کی توفیق پر ہے۔ اسلامی تاریخ سے حتی الوسع ان کو آگاہ کرتی رہتی ہوں۔ نیز لجنہ اماء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا چندہ -/۱۳۵ روپے ایک دفعہ اور -/۱۲۵ روپے دوسری دفعہ مرکز لجنہ اماء اللہ ربوہ میں بھیج چکی ہوں - چار مصباح کے خریدار بنائے - اس سال میری صحت بدستور کمزور رہی چونکہ جولائی میں یہاں آئی اور اگست میں وحید الدین پیدا ہوا - اس کے بعد جنوری میں میرا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا جس کی وجہ سے کافی عرصہ کمزور رہی اور زیادہ محنت مشقت سے کام نہیں کر سکی - اگر خدا نے توفیق اور صحت دی تو اُمید ہے یہ نیا سال ہمارے لئے بہت سی ترقیات لائے گا - اے خدا ایسا ہی ہو -

اس مہینہ دو عورتوں نے بیعت بھی کی - ۵ عورتیں وصیت کرنے پر تیار ہوئی ہیں مگر ابھی تک فارم نہیں مل سکے - اس نئے سال میں اگر میں دار السلام چلی گئی تو مکتب کی بچیوں کو پڑھانے کا ذمہ بھی لے لونگی انشاءاللہ جن لڑکیوں نے اسلامی طریق کو رائج کرنے اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کے لئے میرا ساتھ دیا ان کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں - اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے - یہ لڑکیاں نہایت نیک مخلص اور دیندار ہیں -

(۱) سارہ بیگم بنت عمر علی حسین بخش صاحب
(۲) جمیلہ بیگم بنت رجب عظیم صاحب
(۳) رابعہ بیگم بنت رحمٰن عقلو صاحب
} شادی شدہ روز ہل
(۴) رسول بی بی بنت اکبر صاحب میتجو - متایاں بلانس وغیرہ -

اس مختصر رپورٹ کے بعد میں اپنی مصباحی بہنوں سے دردِ دل کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ مجھ ناچیز کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم کو اور ہماری اولاد کو صحیح طور پر خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے - آمین - اللّٰھم آمین - والسلام

نصیرہ نزہت اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ ماریشس

عجائبات!

۱- کہتے ہیں انگلستان میں ۱۴ / مارچ ۱۸۲۹ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا - یہ لڑکا چار سال کی عمر میں بالغ ہو گیا اُس کی مونچھیں نکل آئیں - اُس لڑکے کا قد بہت چھوٹا تھا - سات سال کی عمر میں اسکے چہرے پہ جھریاں پڑ گئیں پھر سر کے بال اور مونچھیں سفید ہو گئیں - ہڈیاں گل گئیں پیٹھ کُبڑی ہو گئی اور آواز کمزور ہو گئی - آخر سات سال کی عمر میں وہ بڑھاپے کی وجہ سے مر گیا - !

۲- کہتے ہیں امریکہ کے ایک زمیندار کے کھیت میں ایک خربوزہ لگا - یہ خربوزہ اتنا بڑا تھا کہ اس کا وزن سوا من تھا اور اس کا گھیرا ۲ گز سے زیادہ تھا -

۳- ایک انگریز کے پاس ایک بلی تھی - یہ بلی چوہوں کو کھاتی نہیں تھی بلکہ ان کو دودھ پلاتی تھی - یہ واقعہ ۱۹۱۶ء کے قریب کا ہے -

۴- کیلیفورنیا کے ایک باغ میں اتنا بڑا لیموں لگا کہ اسکا گھیرا تقریباً دو فٹ اور وزن ۲ سیر تھا -

۵- ۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے کہ آئیڈمیرا کے ایک باشندے کو متواتر ۶۹۰ چھینکیں آئیں - !

۶- امریکہ کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ آج سے سات سال پہلے "ایوا" کے ایک کسان نے اپنا کُرتہ جنگلے پر لٹکایا - ایک چھوٹی سی بچھیا اس کُرتے کو کھا گئی - کُرتے کی جیب میں ایک گھڑی تھی - اس واقعہ کے سات سال بعد جب اس بچھیا کو ذبح کیا گیا - تو اس کے پھیپھڑے سے وہی گھڑی جوں کی توں نکل آئی - حیرانی کی بات ہے کہ بچھیا کے سانس لینے کی وجہ سے یہ گھڑی برابر چلتی رہی اور اسے چابی دینے کی ضرورت نہ رہی - جب یہ گھڑی پھیپھڑوں

(باقی ٹائیٹل صلا پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُدیرہ کی ڈاک

(۱) "مصباح ماہ جولائی اور اگست میں بچوں کے لئے آپنے "معصومیت" کے عنوان سے چند صفحات مخصوص کرکے احمدی ہونہاروں پر ہی نہیں بلکہ جماعت پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس کارِ خیر کا اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔

نونہال ہی بڑے ہوکر قوم کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھاتے ہیں۔ لہٰذا تربیتِ نونہال ایک ایسا فریضہ ہے جس سے غفلت برتنا قوم کو تباہی کی طرف لیجانے کے مترادف ہوتا ہے۔ انسان کی تربیت کم سنی میں ہو سکتی ہے۔ بچہ تو ایک سفید کپڑے کی مانند ہوتا ہے جس رنگ میں رنگنا چاہیں رنگا جا سکتا ہے۔ آپنے تربیتِ اطفال کیلئے بہت نیک اور قابلِ تحسین قدم اُٹھایا ہے۔ مگر اچھے نتائج اسی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں جبکہ رسالہ کی ضخامت بڑھا کر بچے "بزمِ اطفال" کے نام سے باقاعدہ ممبر بنائے جائیں اور والدین اپنے بچوں کیلئے مصباح جاری کرائیں۔ اگر مناسب ہو تو ہر ممبر سے کم از کم دو آنہ فیس ممبری ہر ماہ ٹکٹوں کی صورت میں وصول کی جائے تاکہ بچوں کو کچھ احساس بھی ہو اور شوق بھی اور کسی حد تک رسالہ کی امداد بھی ہو جائے

(۲) سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مبارک کلام یا احمدی نونہالوں اور بہنوں کیلئے کوئی پیغام خواہ چند سطور ہی ہوں باعثِ کشش اور بابرکت ہوگا اور رسالہ کی مقبولیت کو چار چاند لگانے والا بھی۔ ....."

خاکسار سلطان احمد حفیظ از نوانہ و امری نواب شاہ سندھ

آپ کی تجاویز کا شکریہ۔ آپ کا خط شائع کیا جا رہا ہے۔ مزید تجاویز موصول ہونے پہ کوئی ٹھوس پروگرام بنایا جائے گا انشاء اللہ ——— (ادارہ)

بزمِ مصباح

(۱) اگر آپ اپنے بال لمبے، مضبوط اور چمکیلے کرنا چاہیں تو کچھ تازہ آنولہ پانی میں جوش دیکر سکھا لیں۔ پھر باریک کوٹ چھان کر سرسوں کی کھلی میں ملا کر سر دھوئیں۔ بعد میں لیموں کے رس کو تازہ پانی یا نیم گرم پانی میں ملا کر سر دھوئیں۔ کچھ عرصہ ایسا کرنے سے بال لمبے مضبوط اور چمکیلے ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

(۲) صاف شدہ سفید کسٹرائیل رات کو بالوں کی جڑوں میں لگاؤ اور سر پر کپڑا لپیٹ کر سو جاؤ تاکہ سرہانہ یا بستر وغیرہ خراب نہ ہو۔ صبح سویرے لکس کے صابن سے سر دھو لو۔ اس طرح ایک ماہ کرنے سے بال لمبے مضبوط اور چمکیلے ہو جائیں گے۔ ضرورت ہو تو ایک ماہ سے زیادہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

(۳) بال بڑھانے اور پیدا ہونے کے لئے آملہ کو عرق لیموں میں گھس کر لیپ کرنے سے بال بڑھتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے ہیں۔

آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ العزیز بالوں کیلئے بہترین تیل اور چہرہ کیلئے نہایت عمدہ کم خرچ کریم اور شربت و صابن تیار کرنے کے تجربہ شدہ نسخے درج کئے جائیں گے جن سے کئی بہنیں فائدہ حاصل کر سکتی ہیں۔ (آر۔ اے۔ راشد ربوہ)

(۴) مجھے ایک ایسی سہیلی کی تلاش ہے جو میرے ساتھ قلبی دوستی رکھے۔ اردو ادب اور شاعری سے دلچسپی ہو زندہ دل، ذہین اور اخلاص رکھنے والی ہو۔ میرا مشغلہ طالب علمی سے گذر کر بیکاری ہے۔ لمبے لمبے خطوں سے دلچسپی ہے۔ جو پسند کریں مجھے مندرجہ پتہ پر خط لکھیں:۔ والسلام

"آر۔ او" معرفت ماہنامہ مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بابت ماہ جولائی ۵۲ء

از لجنہ اماء اللہ	رقم	از لجنہ اماء اللہ	رقم
تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۲-۴-۰	چک ۹/۱۱ب ضلع منٹگمری	۲۰-۰-۰
گولیکی ضلع گجرات	۴۰-۸-۰	کراچی	۲۶-۰-۰
بھیرہ ضلع سرگودھا	۵-۰-۰	تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ	۳۰-۰-۰
منٹگمری	۵۹-۰-۰	ظفر آباد اسٹیٹ سندھ	۵-۸-۰
شادیوال ضلع گجرات	۱۱-۰-۰	ربوہ حلقہ ۲	۱-۰-۰
راولپنڈی	۶۱-۰-۰	" " ۳	۱-۰-۰
گنگاپور ضلع لائلپور	۱۰-۹-۰	" " ۴	۲-۰-۰
کوئٹہ حلقہ اسلام آباد	۲۵۰-۰-۰	" " ص	۰-۱۲-۰
چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور	۱۴-۱۲-۰	میزان	۵۴۰-۵-۰

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ جولائی ۵۲ء

از لجنہ اماء اللہ	رقم	از لجنہ اماء اللہ	رقم
ربوہ حلقہ ۲	۲۰-۰-۰	راولپنڈی	۱۷-۱۲-۰
" " ۳	۷-۸-۶	مجوکہ ضلع سرگودھا	۶-۱۳-۰
" " ۴	۱۶-۵-۰	گنگاپور ضلع لائلپور	۳-۷-۰
" " ص	۹-۷-۰	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۳۰-۰-۰
" دارالصدر	۷-۱-۰	چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائلپور	۵-۰-۰
تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۱۳-۸-۰	چک ۹/۱۱ب ضلع منٹگمری	۷-۲-۰
چک ۳/۱۱ ضلع منٹگمری	۴۰-۰-۰	کراچی	۴۰-۱۰-۰
گولیکی ضلع گجرات	۳-۰-۰	چک جمال ضلع جہلم	۲-۱-۰
سرگودھا	۱-۰-۰	ظفر آباد اسٹیٹ سندھ	۸-۱۲-۰
نواب شاہ سندھ	۷-۰-۰	خوشاب	۴-۸-۰
شادیوال ضلع گجرات	۷-۰-۰	میزان	۲۵۵-۰-۶

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم صادقہ میر

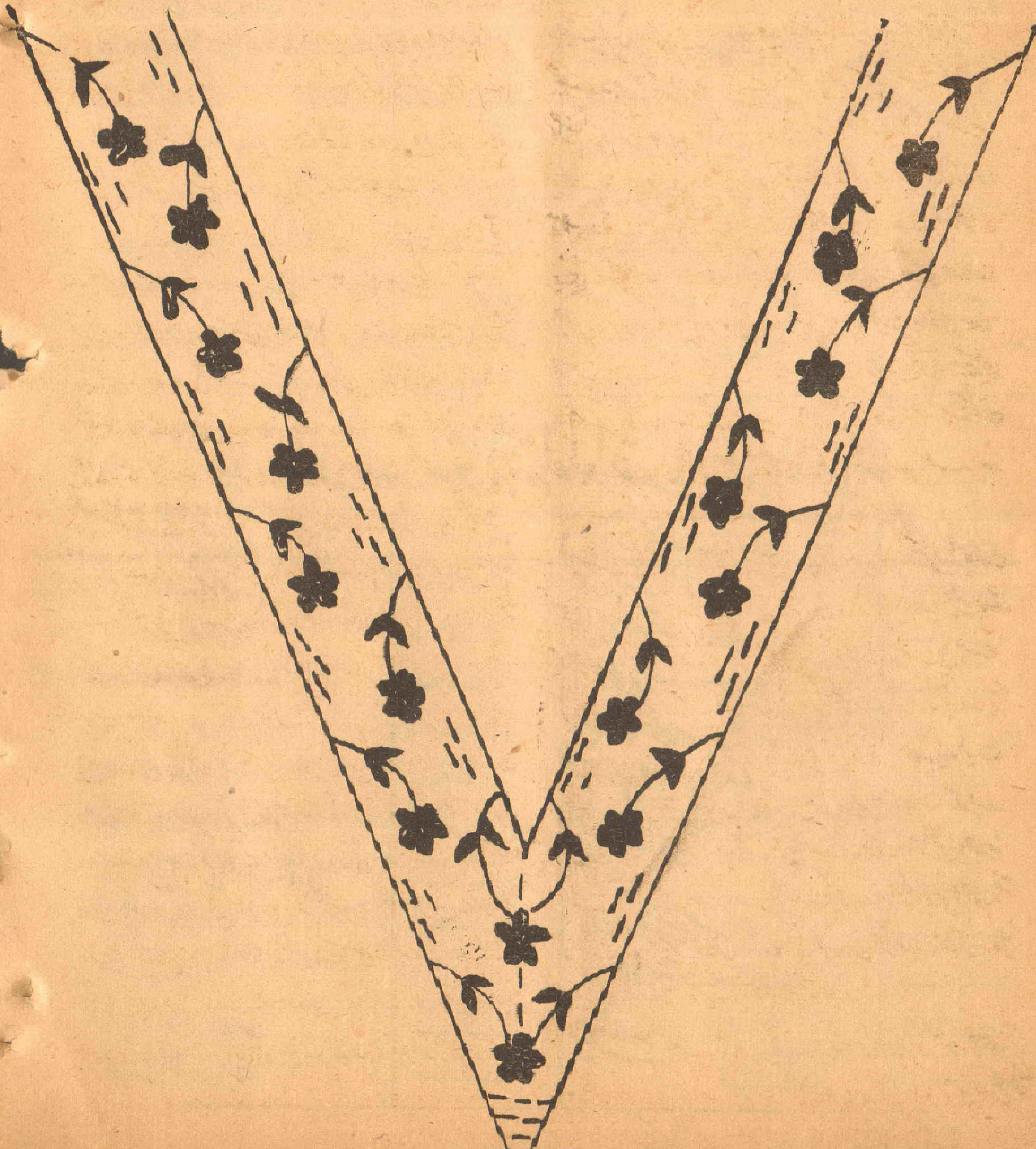

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۱۸۲ :- مہر محمد ولد ملک امیر علی قوم ورک پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بھان امیر علی مشمولہ روڈہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جدی غیر منقولہ ۱۶ بیگہ زمین واقع بھان مذکورہ قیمتی مبلغ -/۱۶۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مہر محمد بھان امیر علی بمقام روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ صدیق اکبر فرزند موصی گواہ شد۔ محمد رمضان برادر موصی +

نمبر ۱۳۱۸۳ :- عبداللہ ولد محمد حیات قوم بھلانا جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بھان عبداللہ روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد جدی غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ چودہ بیگھے زمین واقع روڈہ قیمت -/۱۴۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر کو دیدونگا۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبداللہ ولد محمد حیات روڈہ ضلع شاہپور معرفت حافظ ابوذر دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد۔ مہر محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ +

نمبر ۱۳۱۸۴ :- جنت خاتون زوجہ عبداللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن روڈہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ جنت خاتون زوجہ عبداللہ روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ عبداللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ حافظ ابوذر دیہاتی مبلغ +

نمبر ۱۳۲۶۵ :- عبدالحق ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن ٹہلی وڈاکخانہ لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ تجارت پر ہے میری ماہوار آمدنی قریباً -/۳۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ عبدالحق معرفت چوہدری محمد ابراہیم محرر دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد الدین کارکن دفتر وصیت۔ گواہ شد۔ سید قمر الحق دفتر وصیت +

نمبر ۱۳۳۶۶ :- ناصرہ بیگم زوجہ غلام احمد خان ظہور قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ دو عدد انگوٹھیاں طلائی ۹ ماشے ایک ٹکہ طلائی وزن ۹ ماشے قیمت اندازاً -/۲۵۰ روپے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لہٰذا کل جائداد -/۱۷۵۰ روپیہ کی بنی۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم بقلم خود معرفت چوہدری محمد بوٹا دوکاندار ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ غلام احمد خاں ظہور انسپکٹر بیت المال خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۴۱۴ ۔ بشریٰ صدیقہ زوجہ کبیر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے زیورات گلوبند طلائی ۳ ۱/۲ تولے قیمت -/۳۱۵ روپے۔ جھمکے طلائی ۱ ۱/۲ تولہ قیمت -/۱۳۵ روپے انگوٹھیاں طلائی چھ ماشے قیمت -/۴۵ روپے۔ چوڑیاں طلائی ۲ ۱/۲ تولے قیمت -/۲۲۵ روپے۔ ٹوپس طلائی ۱۰ ماشے قیمت -/۱/۵ ۷۴ روپے۔ کل زیورات ۸ تولے ۱۰ ماشے قیمت -/۱۵/ ۷۹۴ روپے اور حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامتہ۔ بشریٰ صدیقہ زوجہ قاضی کبیر احمد بھٹی ۸/۱۱۷ رتہ روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ بشیر احمد بھٹی۔ گواہ شد۔ نصیر احمد بھٹی +

نمبر ۱۳۴۱۱ ۔ کبیر احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ -/۱۶۰ روپے ہے اور الاؤنس -/۵۴ روپے ماہوار ملتا ہے۔ کل مبلغ -/۲۱۴ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد۔ کبیر احمد بھٹی ۸/۱۱۷ رتہ روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ نصیر احمد بھٹی۔ گواہ شد۔ میاں رشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ ۲ راولپنڈی +

نمبر ۱۳۳۸۶ ۔ ملک محمد لطیف خاں ولد ملک نیاز علی خاں قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۴۵/E.B ڈاکی زنگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اسوقت منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی کی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ جو اسوقت پاکستان میں عارضی کاشت پر پانچ ایکڑ زمین ملی ہے اسکی آمد سالانہ مبلغ -/۴۰۰ روپیہ پر ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد لطیف خاں چک ۲۴۵/E.B ڈاکی زنگو ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم چک ۲۴۵/E.B گواہ شد۔ عبدالکریم چک ۲۴۵/E.B +

نمبر ۱۳۴۱۵ ۔ اقبال بیگم زوجہ چوہدری بشیر محمد قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات کی صورت میں حسب ذیل ہے

۱۔ ایک عدد بندی طلائی وزنی ۲ تولے ۷ ماشے قیمت ۲۰۰/-

۲۔ ہار طلائی دو عدد وزنی ۱۲ تولے دس ماشے ۳ رتی قیمت ۱۲۰۰/-

۳۔ ایک عدد چوڑی دست طلائی ۴ تولے ۱۱ ماشے ۴ رتی قیمت ۴۵۰/-

۴۔ ایک جوڑی چوڑیاں طلائی وزنی ۳ تولے ۵ ماشے ۴ رتی قیمت ۲۵۰/-

۵۔ دو جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے ۹ ماشے ۴ رتی " ۲۲۵/-

۶۔ تین عدد انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ ۶ رتی قیمت ۹۵/-

۷۔ ایک عدد بچہ طلائی وزنی ایک تولہ ۲ ماشے ۴ رتی قیمت ۱۱۰/-

کل میزان ۲۸ تولے گیارہ ماشے ۳ رتی قیمت ۲۷۳۰/- روپے۔ اسکے علاوہ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوئی ہوں اور سات ہزار روپیہ نقد کل آٹھ ہزار روپیہ ہے جو میں نے قرض حسنہ کے طور پر اپنے خاوند کو دیا ہوا ہے۔ کل جائداد مع قیمت زیورات دس ہزار سات صد تیس روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر اسکے علاوہ اور کوئی جائداد بھی ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اللعبد۔ اقبال بیگم زوجہ چوہدری بشیر محمد صاحب مکان B/364 کالج روڈ معرفت ستانی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ بشیر محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ مبارک احمد خاوند موصیہ ✦

نمبر ۱۳۴۱۶۔ سلیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ قوم موہیال دت پیشہ طالبعلمی عمر قریباً ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میں علم حاصل کر رہی ہوں اور مجھ کو اپنے والد صاحب سے صرف دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی اس آمد سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ سلیمہ بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ صاحب بمقام باغ منشی لدھا بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ ایچ اختر لاہور۔ گواہ شد۔ غلام مجتبیٰ والد موصیہ ✦

نمبر ۱۳۴۱۳۔ عزیزہ بیگم زوجہ میاں عبدالرشید صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن درویشکے ڈاکخانہ کلاسکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اسوقت زیور ہے۔ صرف حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں اور میرے پاس نقد موجود ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر کوئی جائداد یا زیور وغیرہ اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دیتی رہونگی۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عزیزہ بیگم بقلم خود زوجہ میاں عبدالرشید صاحب ساکن درویشکے ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ عبدالرشید احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ابوالخیر برادر موصیہ ✦

نمبر ۱۳۴۱۸۔ زکیہ بیگم زوجہ قریشی محمد اکمل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے زیور طلائی آٹھ تولے ۶ ماشے۔ مہر ۵۰۰/- روپیہ۔ میں اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ۔ زکیہ بیگم موصیہ بقلم خود زوجہ قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد۔ محمد اکمل قریشی خاوند موصیہ۔ گواہ شد عطاء محمد والد موصیہ۔ گواہ شد۔ خلیل احمد برادر موصیہ ربوہ ✦

نمبر ۱۳۴۱۹۔ امۃ العزیز زوجہ چوہدری بشیر احمد قوم راجپوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت موجودہ کانٹے طلائی ۲ تولے۔ کانٹے طلائی ۱ تولہ۔ چوڑیاں طلائی ½ تولہ۔ انگوٹھی طلائی ۴ ماشے اور ایک ہزار روپیہ حق مہر جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس سب جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ زیورات کی موجودہ قیمت -/۳۵۰ روپے ہے۔ الامۃ امۃ العزیز بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب انچارج کینال ڈسپنسری سینجانوالہ ملتان۔ گواہ شد محمود احمد و دود میڈیکل سٹورز بلاک ۱۲ سرگودھا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ +

نمبر ۱۳۴۲۰- بشیر احمد ولد حکیم اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سینجانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ -/۱۲۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں حصہ آمد ۱/۱۰ ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ العبد۔ چوہدری بشیر احمد انچارج کینال ڈسپنسری سینجانوالہ تحصیل وہاڑی ضلع ملتان۔ گواہ شد محمود احمد و دود میڈیکل سٹورز بلاک ۱۲ سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد الدین بلاک ۱۹ سرگودھا +

نمبر ۱۳۴۱۷- نسیم بیگم بنت قاری غلام مجتبیٰ قوم موہیال دت پیشہ طالب علمی عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میں علم حاصل کر رہی ہوں اور مجھکو اپنے والد صاحب کی طرف سے صرف دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی اس آمد سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ نسیم بیگم بقلم خود حال باغ منشی لدھا بیرون ٹکسالی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ غلام مجتبیٰ والد موصیہ۔ گواہ شد۔ ایچ اختر +

نمبر ۱۳۴۱۸- عزیزہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈال۔ ڈاکخانہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ -/۲۰۰ روپے مہر واجب الوصول ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری جائداد جو بوقت وفات اسکے علاوہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ۔ عزیزہ بیگم موصیہ بقلم خود ساکن بھڈال ڈاکخانہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ حسن الدین مولوی فاضل +

نمبر ۱۳۴۲۲- محمد طفیل ولد الٰہی بخش قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ میں اسوقت عارضی طور پر میرے قبضہ میں چار گھماؤں زمین ہے میں کاشتکاری کرتا ہوں جسکی آمدن ۵ من گندم پختہ ہے اسکے ۱/۹ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے
...اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس
...ائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان
کرتا ہوں۔ العبد۔ محمد طفیل ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب نمبردار
ساکن کالیکے ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔
...لت خان۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد +

نمبر ۴۴۲۳ الف - عبد العزیز ولد عبد الجبار قوم احمدی پیشہ
ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء بمقام شالی کانوں ضلع ٹپرا
مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۲/۸/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد
ہے۔ ایک ہاتھی مکان خام بمقام شالی کانوں جو ۱/۲ ڈیسمل ہے
قیمت ۲۰۰/- روپیہ۔ ایک زرعی زمین بمقام شالی کانوں جو ۱۶
ڈیسمل ہے قیمت ۲۰۰/- روپیہ۔ ایک زرعی زمین بمقام کالی شما
جو ۹ ڈیسمل ہے قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ ایک زرعی زمین بمقام
کوری گیر جو ۵۸ ڈیسمل ہے قیمت ۵۰۰/- روپیہ۔ میزان ۱۲۰۰/-
روپیہ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ
وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں
بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت تنخواہ مع مہنگائی الاؤنس
۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل
خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری
جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد
کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ وصیت کی مد میں کردوں تو بقدر
روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ عبد العزیز شالی کانوں
ضلع ٹپرا مشرقی پاکستان۔ گواہ شد۔ سید سعید احمد۔ گواہ شد۔
محمد علی شالی کانوں +

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
تحریر فرماتے ہیں:- میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال
کئے ہیں اور کئی مریضوں کو استعمال کرائے ہیں اور انکو بیحد مفید پایا۔ اسکی
زیادہ تر وجہ میرے نزدیک یہ بھی ہے کہ طبیہ عجائب گھر کے منتظم اپنے مرکبات
کیلئے بہت عمدہ قسم کے مفردات استعمال کرتے ہیں۔ انکا ایک مرکب
روح نشاط جو دل کو تقویت دینے میں بے نظیر ہے خصوصاً ایسے
مریضوں کیلئے جن کا خون کا دباؤ کم ہو اور طبیعت ہر وقت مضمحل اور
گری گری رہے یہ دوا بیحد مفید پائی ہے۔ یہ دوائیں اپنے گھر میں استعمال
کرا چکا ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے چند خوراکوں میں ہی
نمایاں اثر دیکھا ہے۔ "روح نشاط" قیمت فی چھٹانک
چھ روپے۔ نصف پاؤ گیارہ روپے۔ ایک پاؤ بیس روپے۔
ملنے کا پتہ:-
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

بقیہ "عجائبات" از صفحہ ۴۳

میں سے نکالی گئی تو سات سال کے بعد وہ صرف چار منٹ پیچھے
ہوئی تھی۔ اخبار کے ایڈیٹر نے حلف اٹھا کر لکھا تھا کہ یہ بات بالکل
ٹھیک ہے ۔۔۔!!

۷۔ جب سلطان مراد چہارم نے ترکی کا تخت سنبھالا تو اسوقت
شاہی حرم میں ۳۴۰ عورتیں تھیں سلطان نے ان سب سے
چھٹکارا حاصل کرنا چاہا ۔۔۔ اگر ان سب کو ایکدم قتل
کیا جاتا تو ملک میں فساد ہونے کا خطرہ تھا۔ اسلئے وہ روزانہ
ایک عورت کو بوری میں بند کر کے سمندر میں گرا دیتا
تھا۔ آخر آٹھ مہینوں میں ان کا صفایا ہو گیا ۔۔۔!

سیدہ طینت جعفری
از سیالکوٹ

دواخانہ خدمت خلق کے مائیہ ناز مجربات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- ہمدرد نسواں ۔ اسقاط حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج ۔ قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے ۔

اکسیر جنین ۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۱۴/ روپے

دوائی فضل الٰہی ۔ اولاد نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی ۔ قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے ۔

۲- سرمہ ممیرا خاص ۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ر ۔ ۶ ماشہ ۱/ ۔ ۱ تولہ -/۲ روپے ۔

۳- تریاق کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج ۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید ۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے قیمت نمونہ کی شیشی ۲ ماشہ ار چھوٹی شیشی ۸/ فی تولہ ۱۲/

۴- شباکن ۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی ۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی اس سے بہتر اور کوئی دوائی نہیں قیمت [illegible]

شفائی ۔ شباکن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے قیمت پچاس گولیاں ۱۲/

۵- معجون فوفل ۔ سیلان الرحم لیکوریا کا بہترین علاج ۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف جند ۔ ماہواری خون کا رک رک کر آنا ۔ اسکے لئے مفید دوائی ۔ قیمت فی تولہ ۱۰ر

معجون کہربا ۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کیلئے مفید دوائی قیمت فی تولہ ۸ر

۶- تحسین منجن ۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن ۔ قیمت فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ